قرآن کریم کی فضیلت پر چالیس احادیث کا مجموعہ

جمع الأربعين

في فضائل القرآن المبين

للملا علي القاري متوفى ١٠١٤هـ

مترجم

حضرت علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ

تخریج و حواشی

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

(رئیس دار الافتاء جمعیۃ إشاعت أھل السنۃ)

ناشر

جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:2439799

نام کتاب : جمع الأربعین فی فضائل القرآن المبین

مؤلف :

مترجم : علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ

تخریج وحواشی : حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی

سن اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ/اپریل ۲۰۰۹ء

تعداد اشاعت : ۳۵۰۰

ناشر : جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی فون: 2439799

خوشخبری: یہ رسالہ website: www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

انسان کیا ہے جو اللہ عزّ وجلّ کے پاک کلام کے فضائل اور اس کے فیوض و برکات کا اندازہ لگا سکے وہ تو اسی قدر جانتا ہے جس قدر اللہ عزّ وجلّ نے قرآن کریم میں، اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے ارشادات میں صراحۃً بیان فرما دیا جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے فیض سے شرح صدر عطا فرمایا ہے وہ اسی قدر جانتے ہیں جس قدر انہیں عطا ہوا، پھر قرآن کریم کی خدمت کے شعبے مختلف اور اُن شعبوں سے وابستہ اہلِ عرفان کی فہرست بہت طویل ہے حضرات صحابہ کرام میں قرآن کریم کے قاری، مُعلِّم، اس کی آیات کی تفسیر کرنے والے اور آیات قرآنی سے مسائل کا استخراج و استنباط کرنے والے کثرت سے تھے پھر اُن سے یہ سلسلہ تابعین عظام کے ذریعے آگے بڑھا، اُمّت میں آیات سے مسائل استنباط کرنے والے اور ان سے احکام اخذ کرنے والے آئمہ مُجتہدین پیدا ہوئے، قرأت کے امام پیدا ہوئے، بڑے بڑے مفسّر پیدا ہوئے، غرض یہ کہ اُمّت میں قرآن کریم کی ظاہری و باطنی تعلیم دینے والوں، تقریر و تحریر کے ذریعے کلام اللہ کی خدمت کرنے والوں کا سلسلہ جاری و ساری رہا ان میں سے ایک مُلّا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری بھی ہیں جو بہت بڑے مُحدِّث و فقیہ ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کے حافظ اور اس کی قرات کے ماہر تھے، قرآن کریم کی تحریری خدمت میں آپ کی کُتُب میں سے ''مقدمة الجزرية'' کی ''المنح الفكرية'' کے نام سے شرح، اور ابیات ابن المقری کی شرح اور ''أنوار القرآن و أسرار الفرقان'' اور ''جمع الأربعين في فضائل القرآن المبين'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اُن میں سے مُلّا علی قاری کی مؤخّر الذکر تالیف جو قرآن کریم کی فضیلت میں وارد چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے، اسے جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) کی کمیٹی

شعبہ نشر و اشاعت نے اپنی ماہ اپریل کی اشاعت کے لئے منتخب کیا، رسالہ چونکہ عربی میں تھا اردو ترجمہ کی ذمہ داری ہمارے ادارے کے شعبہ درس نظامی یعنی ''جامعۃ النور'' کے صدر مدرّس حضرت علامہ محمد مختار اشرفی مدظلہ کو سپرد کی گئی، آپ نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود بہت جلد ترجمہ کا کام بحسن خوبی مکمل فرما دیا، اس کے بعد تخریج احادیث اور عربی اور اردو حواشی تحریر کرنے کی خدمت ''جامعۃ النور'' کے شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ نے انجام دی اور آخر میں حضرت مولانا حافظ محمد عرفان المانی صاحب نے اسے ترتیب دیا اس طرح قرآن کریم کے فضائل پر مشتمل ایک حسین تحریر ہمارے قارئین کے لئے تیار ہوگئی، جسے ادارہ اپنی مفت سلسلہ اشاعت نمبر 180 پر شائع کر رہی ہے۔

دعا ہے اللہ عزّ وجلّ مصنّف علیہ الرحمہ، مُترجم، مُخرِّج، مُحشّی اور ارکین ادارہ کی اس کاوش کو اپنے حبیب ﷺ کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے عوام اہلسنّت کے لئے نافع بنائے۔ آمین

فقط

محمد عرفان الضیائی

خادم جمعیت اشاعت اہلسنّت، پاکستان

ہماری کاوش

مُلّا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ کی تالیف ''جمع الأربعین فی فضل القرآن المبین'' کا قلمی مخطوطہ مکتبۃ المتحف الوطنی بغداد (برقم: ۱۳۱۹۵/۱۸) میں موجود ہے جس پر محمد شکور بن محمود الحاجی امریر المیادینی (۱۴۰۵ھ۔۱۹۸۵م) نے تحقیق کی اور بعض الفاظ حدیث کی تشریح رقم کی اور اسے مکتبۃ المنار، زرقاء، اُردن نے پہلی بار ۱۴۰۷ھ۔۱۹۸۷ء میں شائع کیا، ادارہ جمعیت اشاعت اہلسنّت (پاکستان) نے مُلّا علی قاری کی اس مختصر و مفید تالیف کو اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کرنے کے لئے منتخب کیا اور اشاعت کے لئے اس پر جو کام اس ادارہ کے زیرِ اہتمام کیا گیا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ رسالہ کا عربی متن اور احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء پر اعراب
۲۔ محقق محمد شکور نے مخطوطہ اور اصل کے تقابل کے وقت جو فرق ذکر کیا حاشیہ میں اس کا ذکر
۳۔ مکمل تخریج احادیث، اس میں اولین ترجیح مؤلف کے ذکر کردہ مآخذ میں حدیث کی تلاش کو دی گئی، اکثر جگہ کامیابی ہوئی اور کہیں کہیں کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔
۴۔ کہیں کہیں عربی مختصر حواشی
۵۔ آسان اردو ترجمہ
۶۔ ترجمہ میں ضروری تشریح قوسین میں
۷۔ اردو حواشی
۸۔ مآخذ و مراجع کی مکمل فہرست
۹۔ مؤلف کے مختصر حالات

اس پورے کام میں متنِ حدیث کے اعراب مکمل تخریجِ احادیث، عربی مختصر حواشی، اور ضروری اردو حواشی تحریر کرنے کی خدمت رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت و شیخ

الحدیث جامعۃ النور حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی نے انجام دی۔

اور رسالہ کا آسان اردو ترجمہ اور درمیان ترجمہ قوسین میں ذکر کردہ ضروری تشریح جمعیت اشاعت اہلسنّت کے زیرِ اہتمام چلنے والے شعبہ درس نظامی بنام ''جامعۃ النور'' کے صدر مُدرِّس حضرت علامہ مولانا محمد مختار اشرفی کی کاوش ہے۔

اور مآخذ و مراجع کی مکمل فہرست کی ترتیب شعبہ کمپوزنگ کے انچارج حضرت علامہ حافظ محمد عرفان المانی کی ہے۔

اور ملا علی قاری کے مختصر مگر جامع حالات تحریر کرنے کی خدمت جمعیت اشاعت اہلسنّت کی لائبریری کے انچارج جناب محمد عارف نوری صاحب نے انجام دی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی اس ادنیٰ خدمت کے صدقے سب کی کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

مُؤلّف

نورالدین ابوالحسن علی بن سلطان محمد الھروی ثم المکی القاری الحنفی جوملّا علی قاری کے نام سے معروف ہیں ہمارے علم کے مطابق کسی نے آپ کی تاریخ ولادت کا ذکر نہیں کیا سب نے یہی کہا کہ آپ ہرات میں پیدا ہوئے وہیں آپ نے قرآن کریم حفظ کیا اور تجوید وقرأت کا علم شیخ معین الدین ہروی سے حاصل کیا اور وہاں کے علماء سے مروجہ علوم وفنون حاصل کئے اور پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور مؤرّخین نے ہجرت کا سال ذکر نہیں کیا مگر یہ کہ آپ ۹۵۲ھ کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔

آپ کے اساتذہ میں سے

۱۔ ابوالحسن علی بن محمد البکری متوفی ۹۵۲ھ

۲۔ صاحب کنزالعمال علی المتقی الہندی متوفی ۹۷۵ھ

۳۔ شہاب الدین اُحمد بن حجر الہیتمی متوفی ۹۷۳/۹۷۴ھ

۴۔ الشیخ عبداللہ بن سعدالدین السندی ثم المکی الحنفی متوفی ۹۸۴ھ

۵۔ علامہ قطب الدین محمد بن علاؤالدین احمد النہروالی الہندی ثم المکی الحنفی متوفی ۹۹۰ھ

۶۔ شیخ سنان الدین یوسف بن عبداللہ الأماسی الرومی الحنفی المتوفی ۱۰۰۰ھ وغیرہم ہیں

اور آپ کے تلامذہ بے شمار ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ شیخ محی الدین عبدالقادر بن محمد الطبری الشافعی مفتی وخطیب حرم مکی متوفی ۱۰۳۳ھ

۲۔ فقیہ قاضی عبدالرحمٰن بن عیسٰی بن مرشد العمری المرشدی المکی الحنفی شیخ الاسلام و خاتمۃ العلماء المتقین مکہ مکرمہ، متوفی ۱۰۳۷ھ

۳۔ شیخ محمد ابوعبداللہ الملقب بہ عبدالعظیم المکی الحنفی متوفی ۱۰۶۱ھ وغیرہم

علامہ مُحبّی نے ''خلاصۃ الأثر'' میں لکھا ہے مُلّا علی قاری کو اَحد صدر العلم، فرد عصر، الباہر السمت تھے اور عصامی نے کہا کہ وہ علوم عقلیہ ونقلیہ کے جامع، جماہیر الاعلام اور

مشاہیر اولی الحفظ والافہام میں سے ایک تھے۔

علامہ شامی حنفی نے ''رفع التردد في عقد الأصابع عند التشهد'' میں مُلّا علی قاری کو خاتمۃ القراء والفقہاء والمحدّثین ونخبۃ المحققین والمدققین لکھا ہے۔

اور علامہ کوثری نے اپنے رسالہ ''فقه أهل العراق و حديثهم'' میں آپ کو مذہب حنفیہ کے کبار حُفّاظ اور کبار مُحدِّثین میں سے شمار کیا ہے۔

مُلّا علی قاری کی تالیفات تحقیق، تنقیح اور تدقیق میں بہترین مؤلّفات میں سے ہیں، آفاق میں مشہور ہیں اور آپ کی تالیفات سے استفادہ کرنے والے علماء کی تعداد بے شمار ہے۔ اور علماء کرام نے ہمیشہ سے آپ کی تحریر و تالیف کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور کثرت سے اُن سے نقل بھی کیا ہے۔

اسماعیل پاشا بغدادی نے اپنی کتاب ''ہدیۃ العارفین'' میں آپ کی کُتُب وتصانیف کے نام ذکر کئے ہیں جو سو (۱۰۰) کے قریب ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح (مطبوعه)

۲۔ المسلك المتقسّط في المنسك المتوسّط (مطبوعه)

۳۔ فتح باب العناية بشرح كتاب النقاية (مطبوعه)

۴۔ تزيين العبارة لتحسين الإشارة (مطبوعه)

۵۔ شرح الشفاء (مطبوعه)

۶۔ شرح الشمائل (مطبوعه)

۷۔ شرح نخبة الفكر (مطبوعه)

۸۔ الزبدة في شرح قصيدة البردة (مطبوعه)

۹۔ الحظ الأوفر في الحج الأكبر (مطبوعه)

۱۰۔ شرح عين العلم و زين الحلم (مطبوعه)

۱۱۔ جمع الأربعين في فضائل القران المبين (یہ وہ کتاب ہے جو آپ کے

ہاتھوں میں ہے۔

ملا علی قاری بڑے متقی پرہیز گار، زاہد، عابد و عفیف تھے اور ان علماء میں سے تھے جنہوں نے حکام و سلاطین کے وظائف و ہدایا قبول نہیں کئے، آپ اپنی گزر بسر اپنے ہاتھ کی کمائی سے فرماتے، کہا جاتا ہے کہ آپ ایک مصحف (قرآن کریم) اپنے خوبصورت خط میں لکھتے اس سے جو ہدیہ ملتا وہ آپ کے لئے ایک سال تک کافی ہو جاتا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ دو عدد مصحف لکھتے، ایک کے ہدیہ سے گزر بسر کرتے اور دوسرے سے ملنے والے ہدیے کو حرم شریف کے فقراء پر صدقہ کر دیتے تھے۔

آپ کا وصال مکہ مکرمہ میں ۱۰۱۴ھ میں ہوا اور جنت المعلی میں دفن ہوئے، محّبی نے ''خلاصة الأثر'' میں لکھا ہے کہ آپ کی وفات کی خبر جب مصر کے علماء کو پہنچی تو انہوں نے جامع ازہر میں چار ہزار سے بڑے مجمع میں آپ کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی (اگر چہ فقہ حنفی میں غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں ہے)۔

مُلّا علی قاری اور آپ کی تالیفات کا تذکرہ تراجم کی مشہور کُتُب میں موجود ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں: كشفُ الظُّنون، إيضاحُ المكنون، خلاصةُ الأثر، الفوائدُ البَهِيئة، عُقودُ الجوهر، سِمْطُ النَّجوم، البدرُ الطَّالع، جواهرُ الدُّرر، التاجُ المُكلل، الأعلام للزركلي، معجمُ المؤلِّفين وغيرها

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

"رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا یَا کریم"

الحمد لِلّٰہِ الّذی أنزل الفُرقانَ و نزّل القُرآنَ، و أنعم علَینا بالإیمانِ، و أتمّ لنا بالإحْسَانِ۔

و الصّلاۃُ و السّلامُ الأتمان الأکملان علی سید الخلق، و سند الحقّ محمدِ بن عبدِ اللّٰہِ من بَنِی عَدْنان، و علی آلہ الکرام و أصحابہ الفخامِ فی کلِّ زمانٍ و مکانٍ

أما بعدا! فیقولُ خادمُ کتابِ اللّٰہِ القدیم، و حدیثِ نبیّہِ الکریم، المحتاجُ إلی بِرِّ ربِّہِ البَاری علیُّ بنُ سلطان محمد القاری۔

ھذہ أربعون حدیثاً فی فضائل القرآنِ، و من تلاہُ علی وجہِ الإحسانِ بقدرِ الإمکان۔

سب خوبیاں اللہ کو جس نے حق و باطل میں فرق کرنے والی کتاب قرآن کو نازل فرمایا اور ایمان کی توفیق عطا فرما کر ہم پر انعام فرمایا اور ہمارے لئے احسان کو تام فرمایا۔

تام و کامل درود و سلام نازل ہوں سیدُ الخلق سندُ الحق حضرت محمد بن عبداللہ (ﷺ) پر جو بنی عدنان سے ہیں اور آپ کی آلِ کرام اور اصحاب فخام (یعنی بزرگ) پر ہر زمانے اور ہر مکان میں۔

حمد و صلاۃ کے بعد پس اللہ تعالیٰ کی قدیم کتاب (یعنی قرآن) اور اس کے کریم نبی (ﷺ) کی حدیث کا خادم جو اپنے رب کی بِر کا محتاج ہے (یعنی) علی بن سلطان محمد القاری کہتا ہے کہ

یہ قرآن کریم کے فضائل کے باب میں چالیس احادیث ہیں اس کے لئے جو انہیں علیٰ وجہ الاِحسان بقدرِ امکان پڑھے۔

الحدیث الأول

فعن عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ عن النّبیّ ﷺ قال:
"خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَ عَلَّمَہُ" رواہ أحمد (۱)، و أصحاب الکُتُب السِّتّۃ (۲)

و فی روایۃ لا بن ماجۃ عن سعد و لفظہ "خِیَارُکُمْ"

و رواہ ابن أبی داؤد (۳) عن ابن مسعود و لفظہ "خِیَارُکُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ أَقْرَأَہُ"

۱۔ المسند للإمام أحمد بن حنبل (۱/۶۹) عن عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالی عنہ أیضاً المسند للإمام أحمد (۱/۱۵۳) عن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۲۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلّم القران و علّمہ، برقم:۵۰۲۷، و برقم:۵۰۲۸ بلفظ "إنّ أفْضَلَکُمْ......" عن عثمان، ۳/۳۵۳، أیضاً سنن أبی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ثواب قرأۃ القرآن، برقم:۱۴۵۲، ۲/۱۰۰ عن عثمان، أیضاً جامع و سنن الترمذی، ثواب القرآن، باب ما جاء فی تعلیم القرآن، برقم:۲۹۰۷۔ أیضاً سنن ابن ماجۃ، المقدمۃ، باب فضل من تعلّم القرآن وعلّمہ برقم:۲۱۱ بلفظ أفْضَلُکُم...... عن عثمان عن عفان، ۱/۱۲۹، و برقم:۲۱۳ بلفظ خِیَارُکُم...... عن مصعب بن سعد عن أبیہ۔ أیضاً السنن الکبریٰ للنّسائی، کتاب فضائل القران، باب فضل من علّم القران، برقم:۸۰۳۶، و باب فضل من تعلّم القران، برقم:۸۰۳۷، ۸۰۳۸، ۵/۱۹۔ أیضاً سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب خیارکم من تعلّم القرآن و علّمہ، برقم:۳۳۳۷، ۲/۳۲۴، و برقم:۳۳۳۸، ۲/۳۲۴، ۳۲۵، و برقم:۳۳۳۹، ۲/۳۲۵ عن مصعب بن سعد عن أبیہ۔ أیضاً مصنّف ابن أبی شیبۃ کتاب فضائل القرآن، باب فیمن تعلّم القرآن و علّمہ، برقم: ۱ عن عثمان بن عفان، و برقم:۲ عن علی، ۷/۱۷۴۔ أیضاً تاریخ بغداد، تحت ترجمۃ محمد بن صالح، برقم:۹۶۱، ۲/۴۳۹، و برقم:۲۳۹۷ تحت ترجمۃ أحمد بن عثمان، ۵/۵۹، برقم:۲۸۷۰ تحت ترجمۃ أحمد بن محمد ۵/۳۳۶

۳۔ فی المخطوطۃ "ابن مردویۃ" وھو خطأ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کو سکھایا''۔(٤)

ابن ابی داؤد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو روایت لی اس میں ''خِيَارُكُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ أَقْرَأَهُ'' ہے یعنی ''تم سب سے بہترین وہ شخص ہے جس نے قرآن پڑھا اور قرآن پڑھایا''۔

الحديث الثاني

و عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ (بِهِ) (٥) حَسَنَةٌ، وَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُوْلُ: "الٓمٓ" حَرْفٌ وَ لٰكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ، وَ لَامٌ حَرْفٌ وَ مِيْمٌ حَرْفٌ" رواه الترمذی، و قال: حديث حسن صحيح (٦)

٤۔ علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں: یہ حدیث شریف اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قرأتِ قرآن تمام نیک اعمال میں سے افضل ہے کیونکہ جب قرآن سیکھنے والا اور سکھانے والا تمام لوگوں میں افضل ہے (تو اس بات) نے اس پر دلالت کی جو ہم نے (اوپر) کہا۔
اور فرماتے ہیں اگر تو کہے کہ قرآن سیکھنا افضل ہے یا فقہ؟ تو میں جواب میں کہوں گا کہ ابن الجوزی نے کہا کہ دونوں میں سے لازمی وضروری علم کا حاصل کرنا فرض عین ہے اور اس سے زائد کا حاصل کرنا فرض کفایہ، اس کو اگر ہم فرض کریں کہ ہمارا کلام اعیان کے حق میں قدر واجب سے زائد میں ہے تو فقہ کے حصول میں مشغول ہونا افضل ہے اور وہ انسان کی حاجت کی طرف راجع ہے اس لئے فقہ کا حصول قرأت سے افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ کے ظاہری زمانہ مبارکہ میں قاری قرآن زیادہ فقیہ ہوتے تھے اسی لئے قاری قرآن کو نماز میں آگے کیا جاتا۔(عمدة القاری، برقم:٢٠٢٧، ١٣/ ٥٧٠)

٥۔ زيادة من "سنن الترمذی"

٦۔ جامع و سنن الترمذی، كتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ حرفاً من القرآن ماله من الأجر، برقم: ٢٩١٠، ٤/ ٢٢

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اللہ کی کتاب کا ایک حرف تلاوت کیا اس کے لئے نیکی (ثواب) ہے اور ایک نیکی اس کی دس مثل ہے (٧)، میں نہیں کہتا ''الٓمٓ'' ایک حرف ہے بلکہ ''الف'' ایک حرف ہے ''لام'' ایک حرف ہے اور ''میم'' ایک حرف ہے۔(٨)

الحديث الثالث

و عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالى عنه، أن النبي ﷺ قال: "إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا، وَ يَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ"۔ رواه مسلم (٩) و ابن ماجة (١٠)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب (پر ایمان وعمل رکھنے کی وجہ سے) قوموں کو بلندیاں عطا فرماتا ہے اور (ایمان وعمل نہ کرنے کی

٧۔ مطلب یہ کہ جو شخص قرآن کریم کا ایک حرف تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس ایک حرف کے بدلے ایک نیکی عطا فرماتا ہے پھر ربّ تبارک وتعالیٰ اس ایک کو دس گنا فرما دیتا ہے اور یہ تضاعف موعود کم از کم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ (الأنعام:٦/ ١٦٠)
ترجمہ: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لئے اس جیسی دس ہیں۔
اور فرماتا ہے: ﴿وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (البقرہ:٢/ ٢٦١)
ترجمہ: اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے۔

٨۔ نبی ﷺ نے حرف کے معنی کی تفسیر بیان فرمادی کیونکہ حرف بول کر حرف ہجاء، معانی، مفید جملہ مراد لئے جاتے ہیں اس لئے آپ نے فرمایا کہ میں نہیں کہ ''الم'' ایک حرف ہے ....

٩۔ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافر، باب فضل من يقوم بالقران و يعلّمه برقم:١٨٤٩/ ٢٦٩ (٨١٧)، ص ٣٦٣

١٠۔ سنن ابن ماجة المقدمة باب فضل من تعلّم القرآن و علّمه برقم:٢١٨، ١/ ١٣٢، ١٣٣

وجہ سے) کئی قوموں کو پستیوں میں ڈال دیتا ہے"۔(۱۱)

الحديث الرابع

و عن أبي سعيد الخدري قال: قال رسول الله ﷺ: "يَقُوْلُ الرَّب تبارك و تعالى: "مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَ مَسْأَلَتِي، أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِيْنَ، وَ فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ، كَفَضْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى خَلْقِهِ"۔ رواه الترمذي، و قال: حسن غريب (١٢)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول

۱۱۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم پر ایمان لائے اس کی شان کو عظیم جانے، قرآن سیکھے اور سکھائے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرے یعنی اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے تو اللہ تعالیٰ اُسے دنیا و آخرت میں شرف و بلندی عطا فرماتا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلہ:۵۸/۱۱)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور جو اس پر صدق دل سے ایمان نہ لائے اور نہ عمل کرے اور اس کے نہ اوامر بجا لائے اور نہ نواہی سے رُکے تو اللہ تعالیٰ اُسے پستیوں میں گرا دیتا ہے، چنانچہ فرمایا: ﴿وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى O قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا O قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا ج وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾ (طٰہٰ:۲۰/۱۲۴۔۱۲۶)

ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لئے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے۔ کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا تھا۔ فرمائے گا یونہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئی تھیں تو نے انہیں بھلا دیا اور ایسے ہی آج تیری کوئی خبر نہ لے گا۔

۱۲۔ جامع وسنن الترمذي، كتاب فضائل القرآن، باب (٢٥)، برقم:٢٩٢٦، ٣٠/٤ و فيه "من شغله القران و ذكرى عن مسألتي"۔ أيضاً سنن الدارمي، كتاب فضائل القران، باب فضل كلام الله على سائر الكلام، برقم:٣٣٥٦، ٣٢٧/٢

اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذِکر اور مجھ سے سوال (دعا) سے دُور رکھا میں اس کو ان (ذکر و دعا کرنے والوں) سے افضل عطا کروں گا اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر"۔(۱۳)

الحديث الخامس

و عن أبي موسى الأشعري رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ (١٤) رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا، وَ طَعْمُهَا حُلْوٌ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ"۔

۱۳۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص (فرائض و واجبات کی ادائیگی کے بعد) تلاوتِ قرآن میں مشغول رہا اور اُسے ذکر و دعا کے لئے وقت ہی نہ ملا تو اللہ تعالیٰ اُسے اس کا مقصود اور اس کی مراد عطا فرمائے گا اور ان لوگوں سے افضل عطا فرمائے گا جو اس سے اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور اللہ عزّ وجلّ کا کلام تمام کلاموں سے فائق ہے اور اس سے مشغول رہنے والے کا اجر تمام اجروں سے بڑھ کر ہے۔

۱۴۔ و قال السندي الأُتْرُجّة: بضم همزة و راء و تشديد جيم وهي أفضل الثمار لكبر جرمها و حسن منظرها و طيب طعمها و لين ملمسها و لونها يسرّ الناظرين و فيه تشبيه الإيمان بالطعم لكونه خيراً باطنياً لا يظهر لكلّ أحد و القران بالريح الطيب ينتفع بسماعه كل أحد و يظهر سمحاً لكل سامع و الله تعالىٰ أعلم (حاشية السندي على السنن للنسائي، ٤/٨/١٠، ٩١) و في "قاموس أطلس الحديث": الشجرة دائمة الخُضرة في المناطق الإستوائيّة أو شبه الإستوائيّة ذات ثمار توكل، جريب فروت ليمون الجنّة ثمرة كبيرة مستديرة تُنتجها هذه الشجرة ذات قشرة صفراء و لُبّ حامض (ص ٥٨١)

و في رواية: "مَثَلُ الْفَاجِرِ" بدل "الْمُنَافِقِ" (۱۵) ۔ رواه أحمد(۱٦)، و البخاری (۱۷)، و مسلم (۱۸)، و أبو داؤد(۱۹)، و الترمذی (۲۰)، و النسائی (۲۱)، و ابن ماجة (۲۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے چکوترا(۲۳) (Grapefruit) کہ اس کی خوشبو بھی اچھی اور ذائقہ بھی

۱۵۔ فی روایة شعبة "المنافق" و فی روایة همام "الفاجر"

۱٦۔ المسند:٤/٣٩٧، ٤٠٨،٣٠٣

۱۷۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل، باب فضل القران علی سائر الکلام، برقم:٥٠٢٠، ٣/٣٥٢، و باب إثم من رآیا بقراۃ القران أو تآکل به أو فخر به، برقم:٥٠٥٩، ٣/٣٦٠، و کتاب الأطعمة باب ذکر الطعام، برقم:٥٤٢٧، ٣/٤٥٧، و کتاب التوحید باب قرآۃ الفاجر و المنافق، برقم:٧٥٦٠، ٤/٤٩٣

۱۸۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین و قصرها، باب فضیلة حافظ القران، برقم:١٨١٠/ ٣٤٣ (٧٩٧)، ص٣٥٦

۱۹۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب، باب من یؤمر أن یجالس، برقم:٤٨٢٩، ٥/١٠٧، ١٠٨

۲۰۔ جامع و سنن الترمذی، کتاب الأمثال، باب ما جاء مثل المؤمن القاری للقران و غیر القاری، برقم:٢٨٦٠، ٣/٥٧٣

۲۱۔ سنن النسائی، کتاب الإیمان، باب مثل الذی یقرأ الخ، برقم: ٥٠٣٨، ٤/٨/٩٠، ٩١

۲۲۔ سنن ابن ماجة، المقدمة، باب فضل من تعلّم القران و علّمه، برقم:٢١٤، ١/١٣٠۔ أیضاً سنن الدارمی، کتاب فضائل القران، باب مثل المؤمن الذی یقرأ القران، برقم:٣٣٦٣، ٢/٣٢٨

۲۳۔ ایک پھل کا نام ہے جو ترنج اور نارنج سے پیوند دے کر بنایا گیا ہے (فرهنگ آصفیه ٢/١١٤) اور شیخ محقق عبدالحق مُحدِّث دہلوی لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ مشہور پھل ہے جو اچھے ذائقے اور اچھی خوشبو کا جامع ہے یعنی ہر وہ پھل جو خوشبو دار ہو اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہو۔ (أشعة اللّمعات، کتاب فضائل القران، فصل اول، ٢/١٢٤)

مزیدار(۲٤) اور قرآن مجید نہ پڑھنے والے مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھجور کہ اس میں خوشبو تو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے اور جو منافق قرآن مجید پڑھتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ریحانہ کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور ذائقہ کڑوا، اور جو منافق قرآن مجید نہیں پڑھتا اس کی مثال ایسی ہے جیسے حنظل (اندرائن) کہ اس میں خوشبو بھی نہیں ہے اور ذائقہ کڑوا ہے۔(۲۵)

ایک روایت میں ''منافق'' کی مثال کی جگہ ''فاجر'' کی مثال کا لفظ بھی آیا ہے۔

الحديث السادس

و عن أنس رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا، وَ طَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِیْ يَقْرَأُ

۲٤۔ علامہ عینی لکھتے ہیں کہ ابو زید سے حکایت ہے کہ چکوترے کے ساتھ تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ تمام ممالک میں جو پھل پائے جاتے ہیں یہ اُن سے افضل پھل ہے اور بہت سی صفات کا جامع ہے اس کا حجم بڑا، دیکھنے میں اچھا، ذائقہ اچھا، چھونے میں نرم، نظروں کو بھاتا ہے کہ کھانے سے قبل ہی دل اس کی طرف کھنچتا ہے، ذائقہ کی لذت کے بعد کھانے والے کو فائدہ دیتا ہے معدہ کی کمزوری اور ہاضمے وغیرہ میں مفید ہے الخ (عمدۃ القاری، ١٣/٥٦٣)

۲۵۔ علامہ عینی حنفی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بندے کے باطن اور ظاہر پر اثر کرتا ہے اور بندوں کے حالات بھی اس معاملہ میں مختلف ہیں کچھ تو وہ ہیں کہ جن کا اس تاثیر سے وافر حصہ ہے اور وہ مومن قاری ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ جن کا اس میں سے کوئی حصہ نہیں وہ حقیقی منافق ہیں اور کچھ وہ ہیں جن کے ظاہر پر اثر ہوتا ہے اور باطن میں نہیں تو وہ ریاکار ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ جن کے باطن میں اثر ہوتا ہے ظاہر پر نہیں تو یہ وہ مومن ہیں جو قرآن کریم نہیں پڑھتے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، برقم:٥٠٢٠، ١٣/٥٦٣)

الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ، وَ لَا رِيْحَ لَهَا، وَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ، إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ شَيْءٌ أَصَابَكَ مِنْ رِيْحِهِ وَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ (٢٦) السُّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْكِيْرِ، إِنْ لَمْ يُصِبْكَ مِنْ سَوَادِهِ، أَصَابَكَ مِنْ دُخَانِهِ" ـ رواه أبو داؤد (٢٧)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو مومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے چکوترا جس کی خوشبو پسندیدہ اور ذائقہ مزیدار اور جو مومن کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال چھوہارے کی مانند ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن ذائقہ میٹھا ہے اور وہ فاجر جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہے کہ جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن مزہ تلخ ہے اور جو فاجر قرآن کی تلاوت نہیں کرتا اس کی مثال حنظل (اندرائن) کی ہے کہ مزہ تلخ ہے اور خوشبو نہیں ہے، اور ہم نشین صالح کی مثال مُشک والے کی سی ہے اگر تمہیں اس سے کچھ نہ ملے تو خوشبو ضرور ملے اور ہمنشین طالح (برے) کی مثال کی بھٹی والے (یعنی لوہار) کی صحبت کی مانند ہے اگر تم کو اس سے کالک (یعنی سیاہی) نہ ملے تو اس کی بھٹی کا دھواں ضرور پہنچے"۔(٢٨)

٢٦ـ في الأصل "جليس"

٢٧ـ سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب من يؤمر أن يجالس، برقم:٤٨٢٩، ١٠٧/٥

٢٨ـ اس حدیث شریف میں صالح ہمنشیں کا ذکر کیا گیا اور اُسے مُشک والے کے ساتھ تشبیہ دی گئی جیسا کہ اس کی ہمنشینی فائدہ سے خالی نہیں کہ کم از کم اس سے اچھی خوشبو تو سونگھنے کو ملے گی اس طرح اللہ عز وجل کے پیاروں، نیک لوگوں کی صحبت بھی فائدے سے خالی نہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

الحديث السابع

و عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها، قالت: قال رسول الله ﷺ: "اَلْمَاهِرُ (٢٩) بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ يَتَتَعْتَعُ فِيْهِ، وَ هُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، فَلَهُ أَجْرَانِ"

و في رواية: "اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَ هُوَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ لَهُ أَجْرَانِ"(٣٠) رواه البخارى (٣١)، و مسلم (٣٢)و اللفظ له، و أبو داؤد (٣٣)، و الترمذى (٣٤)، و النّسائى (٣٥)، وابن

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبه:٩/١٩٩)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

اور بُرے ہمنشین کا ذکر ہے اور اُسے لوہار کے ساتھ تشبیہ دی گئی جو بھٹی دھونکتا ہے کہ اس کی صحبت نقصان سے خالی نہیں یا تو کپڑے اور منہ کالا ہو ورنہ کم از کم بھٹی کا دھواں تو آئے گا جو ناگوار لگے اور پیٹ میں داخل ہو تو ایذاء کا سبب بنے اللہ تعالیٰ ہمیں نیکوں کی صحبت عطا فرمائے اور بُروں کی صحبت سے بچائے، آمین

٢٩ـ و جاء في رواية البيهقي في "السنن الصغير" (برقم:٩٤٦، ٣٢٦/١): "اَلَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَ هُوَ لَهُ حَافِظٌ" الخ

٣٠ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل الماهر بالقران و الذى يتتعتع، برقم:١٨١٣/٢٤٤ (٧٩٨)، ص ٣٥٧

٣١ـ صحيح البخارى، كتاب التفسير، باب سورة عبس، برقم:٤٩٣٧، ٣٢١/٣

٣٢ـ صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل الماهر بالقران و الذى يتتعتع، برقم:١٨١٢/٢٤٤ (٧٩٨)، ص ٣٥٦، ٣٥٧

٣٣ـ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب ثواب قرآة القران، برقم:١٤٥٤، ١٠٠/٢

٣٤ـ جامع و سنن الترمذى، كتاب ثواب القران، باب ما جاء في فضل قارئ القران، برقم:٢٩٠٤، ١٨/٤

٣٥ـ السنن الكبرى للنّسائى، كتاب فضائل القران، باب الماهر بالقران، برقم:٨٠٤٥، و باب المتمتع في القران، برقم:٨٠٤٦، ٨٠٤٧، ٢٠/٥، ٢١، و كتاب التفسير، باب "عبس" برقم:١١٦٤٦، ٥٠٦/٦

ماجة (٣٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو قرآن مجید میں ماہر ہو وہ اُن فرشتوں کے ساتھ ہو گا جو معزز و برگزیدہ ہیں (اور نامۂ اعمال یا لوحِ محفوظ کو لکھتے ہیں) اور وہ شخص جو قرآن تو پڑھتا ہے مگر اس کی زبان غیر ماہر ہونے کی وجہ سے متردد ہوتی ہے (یعنی اٹک اٹک کر پڑھتا ہے) اور وہ پڑھنا اس پر دشوار ہوتا ہے تو اس کے لئے دو اجر ہیں (ایک پڑھنے کا، دوسرا مشقت و محنت کا)''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جو قرآن پڑھتا ہے اور اس پر بھاری ہے اس کے لئے دو اجر ہیں''۔(٣٧)

الحديث الثامن

و عن أبي ذرّ رضي الله تعالى عنه قال: "قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ

٣٦۔ سنن ابن ماجة كتاب الأدب، باب ثواب القران، برقم: ٣٧٧٩، ٢٧٣/٤۔
أيضاً سنن الدارمي، كتاب فضائل القران، باب فضل من يقرأ القران و يشتدّ عليه برقم: ٣٣٦٨، ٢٣٩/٢۔
أيضاً المسند للإمام أحمد، ٤٨/٦، ٩٤، ٩٨، ١١٠، ١٧٠، ١٩٢، ٢٣٩، ٢٦٦

٣٧۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مسلمان قرآن مجید کے حفظ اور اس کی کثرت تلاوت اور اس کے مطالب پر غور میں منہمک رہتا ہے اور اُسے قرآن کریم میں مہارت حاصل ہو جاتی ہے تو اُسے یہ انعام عطا کیا جاتا ہے کہ معزز و بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو مہارت میں یہ درجہ حاصل نہیں کر پاتا مگر اس کی تلاوت میں کوشاں رہتا ہے، صلاحیت کی کمی کے باوجود اپنا رابطہ قرآن کریم سے نہیں ٹوٹنے دیتا تو اُسے دو اجر عطا کئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ''ماہر'' کی جگہ ''حافظ'' کا لفظ آیا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کا حافظ ہے وہ ان فرشتوں کی مثل ہے جو معزز و بزرگ ہیں اور نامۂ اعمال یا لوحِ محفوظ کو لکھتے ہیں۔ الخ (السنن الصغير للبيهقي، برقم: ٩٤٦، ٣٣٦/١)

أَوْصِنِيْ، قَالَ ﷺ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ، فَإِنَّهَا رَأْسُ الْأَمْرِ كُلِّهِ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ، قَالَ: عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَّكَ فِيْ الْأَرْضِ، وَ نُوْرٌ لَّكَ فِيْ السَّمَآءِ"۔ (٣٨) رواه ابن حبان، و صحّحه في حديثٍ طويلٍ و رواه ابن الضّريس و أبو يعلى۔

عن أبي سعيد: "عَلَيْكَ بِتَقْوِى اللّٰهِ، فَإِنَّهَا جِمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ، وَ عَلَيْكَ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ نُوْرٌ لَّكَ فِي الْأَرْضِ، وَ ذِكْرٌ لَّكَ فِي السَّمَآءِ، وَ اخْزُنْ لِسَانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ، فَإِنَّكَ بِذٰلِكَ تَغْلِبُ الشَّيْطَانَ" (٣٩)

حضرت ابو ذرّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ''میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے وصیت فرمایئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ سے ڈر یہ ہر معاملہ کی اصل ہے، میں نے دوبارہ عرض کی اور زیادہ (وصیت) فرمایئے، فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کو لازم پکڑ کہ وہ یقیناً تیرے لئے زمین میں بھی نور ہے اور آسمان میں بھی نور ہے''۔

ابو سعید سے مروی ہے کہ فرمایا: ''تم پر اللہ کا تقویٰ لازم ہے کہ وہ ہر خیر (بھلائی) کا جامع ہے اور تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے اور قرآن کی تلاوت پس بے شک وہ تیرے لئے زمین میں نور ہے اور آسمان میں

٣٨۔ المعجم الكبير للطبراني، ١٥٧/٢، برقم: ١٦٥١۔
أيضاً المسند للإمام أحمد: ٣٠٥/٤۔
أيضاً مجمع الزوائد، كتاب الوصايا، باب وصية رسول الله ﷺ، برقم: ٧١١٣، ٢٧٩/٤

٣٩۔ مسند أبي يعلى، مسند أبي سعيد الخدري، برقم: ١٠٠١، ٢٧/١٠، ص ٢٤٥

تیرے تذکرے کا باعث اور روک اپنی زبان کو مگر خیر سے (یعنی تیری زبان سے خیر کے سوا کچھ نہ نکلے) پس بے شک تو اس وجہ سے شیطان پر غالب آجائے گا"۔(٤٠)

الحدیث التاسع

و عن جابر رضی اللّٰہ تعالی عنہ، عن النبی ﷺ قال: "اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ، وَ مَاحِلٌ (٤١) مُصَدَّقٌ، مَنْ جَعَلَهُ أَمَامَهُ قَادَهُ إِلَى الْجَنَّةِ، وَ مَنْ جَعَلَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ سَاقَهُ إِلَى النَّارِ" (٤٢)۔ رواہ ابن حبان فی "صحیحہ" (٤٣) و البیہقی فی "شعبہ"

٤٠۔ یہ دونوں حدیثیں نبی ﷺ کی اپنے صحابہ کو وصیتوں میں سے ہے اور ان میں چار اُمور کا ذکر فرمایا: (۱) تقویٰ کو لازم پکڑنا، (۲) تلاوت قرآن کو لازم پکڑنا، اور قرآن کی تلاوت اور اس پر عمل کرنے والے کے لئے ایسا نور پیدا ہوتا ہے جس سے اس کے لئے دنیا میں راہِ حق روشن ہو جاتی ہے اور وہ دنیا میں تباہی و بربادی سے بچ جاتا ہے اور اہل زمین میں وہ شخص مقبول ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ اہل آسمان میں مقبول ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ اس سے محبت فرماتا ہے اور اپنے اس بندے کے ساتھ اپنے فرشتوں کو محبت رکھنے کا حکم فرماتا ہے اور انہیں حکم دیتا ہے کہ اس بندے کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیں، (۳) زبان کی حفاظت کرنا، اور جو شخص اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے شیطان اس پر غالب نہیں آتا، (۴) اللہ تعالیٰ کے ذکر کو لازم پکڑنا، قرآن کریم میں ہے:

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد:١٣/٢٨)

ترجمہ: سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا وہ اس سے بھی غافل نہیں ہوگا جو بندے سے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ یعنی اللہ و رسول کی اطاعت سے غافل نہیں رہتا۔

٤١۔ قال المنذری: ماحل: أی ساعی، قیل: خصم مجادل

٤٢۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ١٠/١٩٨، برقم: ١٠٤٥٠۔

أیضاً موارد الظمآن، کتاب التفسیر، باب إتباع القرآن، برقم: ١٧٩٣، ص ٤٤٣۔

أیضاً الترغیب و الترهیب فی قرآۃ القرآن فی الصلاۃ و غیرها الخ برقم: ٢٠١١/٢٠٩/٢

٤٣۔ الإحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب العلم ذکر البیان بأن القرآن من جعله إماماً الخ، برقم: ١٢٤، ١/١٦٧

عنه (٤٤) و البیهقی عن ابن مسعود (٤٥)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: "قرآن مجید شفاعت کرنے والا مُشَفَّع (مقبول الشّفاعۃ) ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے پڑھنے والے کا سچا دفاع کرنے والا ہے جس نے اس کو امام بنایا اس کو جنت میں لے جائے گا اور جس نے اسے پسِ پشت ڈالا اس کو جہنم میں دھکیل دے گا"۔

الحدیث العاشر

و عن أبی أمامة الباهلی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: "اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ......" الحدیث (٤٦)۔ رواہ مسلم (٤٧)

حضرت اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سُنا ہے "تم سب قرآن پڑھو کہ بے شک یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا"۔(٤٨)

٤٤۔ الجامع لشعب الإیمان، فصل فی إدمان تلاوۃ القرآن، برقم: ١٨٥٥، ٣/٣٨٩، ٣٩٠

٤٥۔ ساق ابن عدی هذا الحدیث فی ترجمة الربیع بن بدر فی "الکامل" (٣/٩٨٨) بروایته عن الأعمش، عن أبی وائل، عن ابن مسعود مرفوعاً ثم قال ما نقله عنه المؤلف

٤٦۔ و فی الأصل "فإنّه یأتی" ......

٤٧۔ صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قرآۃ القرآن و سورۃ البقرۃ، برقم: ١٨٢٥/ ٢٥٢ (٨٠٤)، ص ٣٥٩۔

أیضاً المسند للإمام أحمد، ٥/٢٤٩، ٢٥١

٤٨۔ قرآن کریم قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے اور عمل کرنے والے کی شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ اسی طرح حجر اسود کے لئے بھی مذکور ہے کہ وہ اپنے استلام کرنے والوں کی شفاعت کرے گا۔

الحديث الحادی عشر

و عن سهل بن معاذ الجُهَنی، عن أبيه رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: إن رسول الله ﷺ قال: "مَنْ (٤٩) قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْؤُهُ أَحْسَنَ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِیْ بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيكُمْ (٥٠) فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِیْ عَمَلَ هٰذَا؟"۔ رواه أبو داؤد (٥١) و الحاكم و قال: صحيح الإسناد (٥٢)

حضرت سہل بن معاذ الجہنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے قرآن پڑھا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل پیرا ہوا تو اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا کہ اس تاج کی چمک (روشنی) سورج کی چمک (روشنی) سے زیادہ ہوگی جو دنیا کے گھروں میں ہوتی ہے، اگر وہ شخص تم میں ہوتا تو اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے (گمان) ہے

اور شفاعت شہداء، علماء، صلحا اور حفاظ کے لئے بھی مذکور ہے لیکن شفاعت کا دروازہ کھلوانے والے ہمارے آقا نبی آخر الزماں ﷺ ہیں اور اس حدیث میں ان لوگوں کے باطل عقائد و نظریات کا رد ہے جو شفاعت کا سرے سے انکار کرتے ہیں۔

٤٩۔ كلمة "من" غير موجودة فی المخطوطة و هی من الأصل

٥٠۔ جملة "لو كانت فيكم" غير موجودة فی المخطوطة أخذناها عن الأصل

٥١۔ سنن أبی داؤد، كتاب الصلاة، باب فی ثواب قرأة القرآن، برقم:١٤٥٣، ٢/١٠٠۔ أيضاً المسند للإمام أحمد: ٣/٤٠

٥٢۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القرآن، ذكر فضائل السُّوَر و آیِ متفرقة، برقم:٢١٣١، ٢/٢٧٧، ٢٧٨

جس نے اس پر عمل کیا۔(٥٣)

الحديث الثانی عشر

و عن أبی بريدة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَ تَعَلَّمَهُ وَ عَمِلَ بِهِ، أُلْبِس وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا مِنْ نُوْرٍ ضُوْؤُهُ مِثْلَ ضُوْءِ الشَّمْسِ وَ يُكْسَ وَالِدَاهُ حُلَّتَانِ لَا تَقُوْمُ بِهِمَا الدُّنْيَا، فَيَقُوْلَانِ: لِمَ كُسِيْنَا هٰذَا فَيُقَالُ: بِأَخْذِ وَلَدِكُمَا الْقُرْآنَ"۔ رواه الحاكم (٥٤)، و قال صحيح علی شرط مسلم (٥٥)

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے قرآن پڑھا اور اُسے سیکھا اور اس پر (کماحقہ) عمل پیرا ہوا اس کے والدین کو روز قیامت نور کا ایک تاج پہنایا جائے گا اور انہیں جوڑے پہنائے جائیں گے جو انہوں نے دنیا

٥٣۔ اس حدیث اور آئندہ حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن پڑھنے کا ثواب پڑھنے والے تک ہی محدود نہیں بلکہ اس کا ثواب اس کے والدین کی جانب بھی متعدی ہوتا ہے، جب قرآن پڑھنے والے کے والدین کو یہ عزت و کرامت عطا ہوگی تو خود پڑھنے اور عمل کرنے والے کا ثواب کتنا ہوگا اور اس حدیث میں والدین کے لئے ہدایت ہے کہ وہ اپنے بچوں کو قرآن کا حافظ اور عالم بنائیں اور پھر انہیں قرآن کریم پڑھتے رہنے اور اس پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کرتے رہے تا کہ قیامت کے روز جب اولین و آخرین سب ہوں گے وہ اس عزت و کرامت کے حقدار ہو سکیں جس کا حدیث شریف میں ذکر ہے، اور یاد رہے کہ ان تمام امور میں ایمان کی حفاظت اولین شرط ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں۔

٥٤۔ و فی المخطوطة "رواه مسلم" وهو خطأ

٥٥۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القرآن، ذكر فضائل السُّوَرِ و آیِ متفرقة، برقم:٢١٣٢، ٢/٢٧٨، و وافقه الذهبی

میں کبھی نہ پہنے ہوں گے، وہ کہیں گے یہ ہمیں کیوں پہنایا گیا ہے؟ تو کہا جائے گا تمہارے بیٹے کو قرآن سکھانے کی وجہ سے"۔

الحديث الثالث عشر

و عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: إن رسول الله ﷺ قال: "يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ: يَا رَبِّ حَلِّهِ، فَيُلْبَسُ تَاجُ الْكَرَامَةِ، وَ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ زِدْهُ، فَيُلْبَسُ حُلَّةُ الْكَرَامَةِ، وَ يَقُوْلُ: يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ، فَيَرْضٰى عَنْهُ، فَيُقَالُ: اقْرَأْ، وَارْقَ، وَ يُزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً"۔ رواه الترمذی، و حسّنه (٥٦)، و ابن خزيمة، و الحاكم و قال: صحيح الإسناد (٥٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن قرآن (پڑھنے اور عمل کرنے) والے آئیں گے تو قرآن اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے گا اے ربّ! اس کو حُلّہ (جوڑے) سے مُزیّن فرما پس تاج کرامت پہنایا جائے گا اور کہے گا اے ربّ! اس پر مزید عنایتیں فرما تو کرامت والا لباس پہنایا جائے گا اور کہے گا اے ربّ! اس سے راضی ہو جا، پس اللہ اس سے راضی ہو گا پس اُسے کہا جائے گا تو پڑھ اور بلند ہوتا جا اور ہر آیت پر حَسَنات بڑھائی جائیں گی ۔(٥٨)

٥٦۔ جامع و سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (١٨) برقم:٢٩١٥، ٤٦/٤، و فيه يجئ القران......

٥٧۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، أخبار فی فضائل القران جملة، برقم:٢٠٧٣، ٢٥٢/٢

٥٨۔ حدیث شریف میں تلاوت قرآن پر مداومت کرنے والے اور اس پر عمل پیرا رہنے والے کے لئے قیامت کے دن ثواب کا ذکر ہے کہ اُسے کرامت کا تاج، کرامت کا جوڑا عطا ہوگا اور رضاءِ الٰہی کے بعد درجاتِ جنت پر بلندی اور نیکیوں میں زیادتی عطا ہوگی۔

الحديث الرابع عشر

و عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه تعالٰی عنهما قال: قال رسول اللّٰه: "يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْقَ وَ رَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا"۔ رواه الترمذی (٥٩)، و أبو داؤد (٦٠)، و ابن ماجة(٦١)، و ابن حبان فی صحيحه (٦٢)، و قال الترمذی: حديث حسن صحيح

اور عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قرآن (پڑھنے اور عمل کرنے) والوں سے کہا جائے گا: تو پڑھ اور ترقی کرتا جا اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جیسا تو دنیا میں پڑھتا تھا، بے شک تیری منزل اس آخری آیت پر ہے جس کو تُو تلاوت کرے گا"۔(٦٣)

٥٩۔ جامع و سنن الترمذی، کتاب فضائل القران، باب (١٨) برقم:٢٩١٤، ٢٣/٤

٦٠۔ سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فی القرآة، برقم:١٤٦٤، ١٠٤/٢

٦١۔ سنن ابن ماجة، كتاب الأدب، باب ثواب القران، برقم:٣٧٨٠، ٢٧٤/٤ من حديث أبی سعيد الخدری

٦٢۔ الإحسان بترتيب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب قرآة القران، برقم:٧٦٣، ٧١/٢۔
أيضاً السنن الكبرىٰ للنسائی، كتاب فضائل القران، باب الترتيل، برقم:٨٠٥٦، ٢٢/٥
أيضاً المسند:١٩٢/٢ عن عبدالله بن عمرو و ٤٧١/٢ عن أبی هريرة و عن أبی سعيد
أيضاً المستدرك للحاكم، كتاب فضائل القران، أخبار فی فضائل القران، أخبار فی فضائل القران جملة، برقم:٢٠٨٤، ٢٥٣/٢ و قال الذهبی فی التلخيص: صحيح

٦٣۔ شارح سنن أبي داؤد علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اثر میں آیا ہے کہ قرآن کریم کی آیات اتنی ہیں کہ جتنے آخرت میں جنت کے درجات ہیں، پس قرآن کے قاری سے کہا جائے گا کہ جتنی تو قرآن کریم کی آیات تلاوت کرے اتنے درجے بلند ہوجا اور جو قرآن کریم کی تلاوت پوری کرے گا وہ جنت کے اقصیٰ درجات پر فائز ہوگا یعنی اس کے ثواب کا منتہٰی وہی ہوگا جو اس کی تلاوت کا منتہٰی ہے۔

الحديث الخامس عشر

و عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ هٰذَا الْكِتَابَ، فَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَ آنَاءَ النَّهَارِ، وَ رَجُلٍ أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مَالًا، فَتَصَدَّقَ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ، وَ آنَاءَ النَّهَارِ۔ رواه البخاری (٦٤) و مسلم (٦٥)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے فرمایا کہ: ”دو آدمیوں کے سوا اور کسی پر حسد (یعنی رشک) نہیں کرنا چاہئے (٦٦) ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید عطا کیا اور وہ دن و رات اس کی تلاوت کرتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہے اور دوسرا وہ آدمی کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اس کو مال عطا کیا پس وہ دن رات اس کو صدقہ کرتا رہتا ہے“۔

الحديث السادس عشر

و عن أبي هريرة رضی اللّٰہ تعالی عنه، أن رسول الله ﷺ قال: ”لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ: رَجُلٍ عَلَّمَهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَتْلُوهُ

٦٤۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب اغتباط صاحب القران، برقم:٥٠٢٥، و کتاب التوحید، باب قول النبی ﷺ: "رجل آتاه اللّٰه القران......" برقم:٧٥٢٩، ٤/٤٨٠

٦٥۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب فضل من یقول بالقران و یعلّمه، برقم:١٨٤٦/٢٦٦ (٨١٥)، و ١٨٤٨/٢٦٨ (٨١٥)، ص ٣٦٢، ٣٦٣

٦٦۔ حسد کا معنی ہے صاحبِ نعمت سے نعمت کے زوال کی تمنا کرنا اور یہ بالاجماع حرام ہے، احادیث نبویہ علیہ التحیۃ والثناء سے بھی اس کی حرمت ثابت ہے اور رشک کا معنی ہے کسی صاحبِ نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ یہ نعمت اس کے پاس بھی ہو اور اس کی مثل مجھے بھی مل جائے، یہ دنیاوی اُمور میں مباح اور عبادات میں مستحب ہے اور حدیث شریف میں حسد بمعنی رشک ہے۔

آنَاءَ اللَّيْلِ، وَ آنَاءَ النَّهَارِ، فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ، فَقَالَ: يَا لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ۔

وَ رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحِلِّ (٦٧) فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ“۔ رواه البخاری (٦٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دو اشخاص کے سوا کسی اور پر حسد (یعنی رشک) نہیں کرنا چاہئے ایک وہ جس نے قرآن سیکھا پس اب وہ دن و رات کی ہر گھڑی میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اور اس کا پڑوسی جب سنتا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ اے کاش! مجھے وہ عطا کیا جاتا جو اس شخص کو عطا کیا گیا تو میں اس کی مثل عمل کرتا۔ (یعنی دن رات قرآن پڑھتا ہے اور عمل کرتا ہے)۔

دوسرا وہ شخص جس کو خدا بزرگ و برتر نے مال عطا کیا اور وہ اُسے راہِ حق میں خرچ کرتا ہے تو ایک شخص یہ تمنا رکھتا ہے کاش! مجھے وہ عطا کیا جاتا جو اس کو عطا کیا گیا تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے وہ (راہِ خدا میں خرچ) کرتا ہے“۔

الحديث السابع عشر

و عن ابن عمر رضی اللّٰہ تعالی عنهما قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: ”ثَلَاثَةٌ لَا يَهُولُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ، وَ لَا يَنَالُهُمُ الْحِسَابُ، هُمْ عَلَى كَثِيبٍ مِنْ مِسْكٍ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ حِسَابِ

٦٧۔ و فی الأصل "الحَقِّ" مکان "الحِلِّ"

٦٨۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب اغتباط صاحب القران، برقم:٥٠٢٦، ٣/٣٥٣

الْخَلَائِقِ: رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَ أَمَّ بِهٖ قَوْمًا، وَ هُمْ رَاضُوْنَ

وَدَاعٍ يَدْعُوْ إِلَى الصَّلَاةِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ، وَ عَبْدٌ أَحْسَنَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ رَبِّهٖ وَ فِيْمَا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ مَوَالِيْهِ“۔

رواه الطبرانی فی ”الأوسط“ (٦٩) و ”الصغير“ (٧٠) لا بأس به، و فی ”الكبير“ نحوه، و زاد فی أوّله: قال ابن عمر: لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِلَّا مَرَّةً، وَ مَرَّةً، حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ لَا حَدَّثْتُ بِهٖ و لفظ ”الكبير“ علی ما فی ”الجامع الصّغير“ (٧١) ”ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَهُوْلُهُمُ الْفَزَعُ، وَ لَا يَفْزَعُوْنَ حَتّٰى يَفْرَغَ النَّاسُ: رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَقَامَ بِهٖ يَطْلُبُ وَجْهَ اللّٰهِ وَ مَا عِنْدَهٗ وَ رَجُلٌ نَادٰى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَمْسَ صَلَوَاتٍ يَطْلُبُ وَجْهَ اللّٰهِ وَ مَا عِنْدَهٗ وَ مَمْلُوْكٌ لَمْ يَمْنَعْهُ رِقُّ الدُّنْيَا عَنْ طَاعَةِ رَبِّهٖ“ (٧٢)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین آدمیوں کو فزعِ اکبر کا خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ حساب لئے جائیں گے، وہ مُشک کے ڈھیر پر ہوں گا یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہو جائے گی۔ ایک وہ آدمی جس نے محض اللہ کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور قوم کی امامت کی اور قوم والے اس سے راضی

٦٩۔ المعجم الأوسط للطبرانی، من اسمه محمد برقم: ٦٠٩٢٨، ٤٢٥/٦

٧٠۔ المعجم الصغير للطبرانی، باب الواو، من اسمه الوليد، ١٢٤/٢۔

أيضاً مجمع الزوائد كتاب الصلاة، باب فضل الأذان، برقم: ١٨٤٥، ٦١/٢

٧١۔ الجامع الصغير، حرف الثاء، برقم: ٣٤٩٩، ٧٢٣/٢، ٧٢٤

٧٢۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٣٣١/١٢، برقم: ١٣٥٨٤

تھے۔ (دوسرا) جو نماز کی طرف لوگوں کو صرف اللہ کی رضا کی خاطر بُلاتا تھا اور (تیسرا) وہ جس نے احسان کیا (یعنی احسن عبادت کی) جو اس کے اور اس کے ربّ کے مابین ہے اور وہ (احسان) جو کچھ اس کے اور اس کے آقاؤں کے بیچ ہے“۔

اس کو طبرانی نے ”الاوسط“ میں اور ”الصغیر“ میں ایسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے جس میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح ”الکبیر“ میں بھی مروی ہے مگر اس کے اول میں یہ بات زائد ہے کہ ابن عمر فرماتے ہیں: اگر میں نے نہ سُنی ہوتی حضور علیہ السلام سے مگر اتنی اتنی مرتبہ یہاں تک کہ سات مرتبہ شمار فرمایا تو میں اس کو کبھی روایت نہ کرتا اور ”کبیر“ کی ”جامع صغیر“ میں روایت میں یہ الفاظ زائد تھے ”تین آدمی قیامت کے روز مُشک کے ڈھیر پر ہوں گے ان کو فزع کا خوف نہ ہوگا، نہ وہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک خوفزدہ ہوں گے، ایک وہ آدمی جس نے قرآن سیکھا پس اس پر رضاءِ الٰہی کی خاطر قائم رہا اور وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کے لئے ربّ کی رضا کی خاطر نداء کرتا (یعنی اذان دیتا) رہا اور وہ غلام جس کو دنیا کی غلامی نے ربّ کی اطاعت سے نہ روکا ہو“۔

الحديث الثامن عشر

و عن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالٰی عنه قال: ”بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بَعْثًا، وَ هُمْ ذُوْ عَدَدٍ، فَاسْتَقْرَأَهُمْ، فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ۔ يعنی مَا مَعَهٗ مِنَ الْقُرْآنِ۔ فَأَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ أَحْدَثِهِمْ سِنًّا، فَقَالَ: مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: مَعِيَ

كَذَا و كَذَا، وَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ، قَالَ: أَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اذْهَبْ، فَأَنْتَ أَمِيْرُهُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ: وَ اللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةَ أَلَّا أَقُوْمَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ، وَاقْرَأُوْهُ، فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ، فَقَرَأَهُ وَ قَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا، يَفُوْحُ رِيْحُهُ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ، وَ مَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَ هُوَ فِيْ جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوْكِيَ عَلَى مِسْكٍ"۔ رواه الترمذي و اللفظ له، و قال: حديث حسن (۷۳)، و ابن ماجة مختصراً (۷٤) و ابن حبان في "صحيحه" (۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا جو ذو عدد یعنی تعداد میں کئی تھے تو آپ نے انہیں قرآن پڑھنے کے لئے فرمایا، اُن میں سے جسے جتنا قرآن یاد تھا پڑھنے کا حکم فرمایا تو ایک ایسے شخص کی باری آئی جو اُن میں عمر میں سب چھوٹا تھا تو آپ نے اُسے فرمایا تجھے کچھ قرآن یاد ہے، اس نے عرض کی کہ مجھے یہ یہ اور سورۃ بقرہ یاد ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے سورۂ بقرہ یاد ہے؟ اس نے عرض کی جی ہاں، فرمایا جا تو ان کا امیر ہے، لوگوں کے اشراف میں سے ایک نے عرض کی: بخدا مجھے سورۂ بقرہ یاد کرنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوئی مگر یہ خوف کہ میں اسے یاد نہ

۷۳۔ جامع و سنن الترمذي، كتاب فضائل القران، باب ما جاء في فضل سورة البقرة و آية الكرسي، برقم:۲۸۷٦، ٤/٤

۷٤۔ سنن ابن ماجة المقدمة، باب فضل من تعلّم القران و علّمه، برقم: ۲۱۷، ۱/۱۳۲

۷۵۔ الترغيب و الترهيب، الترغيب في قرآة القران في الصلاة، برقم: ۲۰، ۲/۲۱۱

رکھ پاؤں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم سب قرآن کا علم حاصل کرو اور اس کی تلاوت کرو کہ بے شک قرآن مجید کی مثال اس شخص کے لئے جس نے اس کا علم حاصل کیا اور اس کو تلاوت کر کے اس پر قائم رہا اس ظرف کی مانند ہے جو مُشک سے بھرا ہوا ہے اور اس کی مہک ہر طرف پھیلتی ہے اور مثل اس شخص کی جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی مگر سوتا رہا حالانکہ وہ علم اس کے سینے میں ہے اس ظرف (برتن) کی مانند ہے جس کے اندر مُشک ہے اور اس کے منہ پر بندش کی گئی ہو۔ (یعنی کسی کو اس کی خوشبو بھی نہیں ملتی)۔(۷٦)

الحديث التاسع عشر

و عن عبد اللّٰه بن عَمْرو رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَقَدِ اسْتَدْرَجَ النُّبُوَّةَ بَيْنَ جَنْبَيْهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُوْحٰى إِلَيْهِ، لَا يَنْبَغِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَنْ يَجِدَ مَعَ جَدٍّ، وَ لَا يَجْهَلَ مَعَ جَهْلٍ، وَ فِيْ جَوْفِهِ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالىٰ"۔ رواه الحاكم، و قال: صحيح الإسناد (۷۷)

۷٦۔ اس مثال میں یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے تو اس کی برکت سامعین کے آخر تک پہنچتی ہے اور انہیں سننے کا ثواب ملتا ہے اور انہیں اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے پس وہ مُشک سے بھرے ہوئے برتن کی مانند ہے کہ جسے کھولا جائے تو ارد گرد والوں کو اس کی خوشبو پہنچتی ہے اور وہ شخص قرآن سیکھتا ہے پھر پڑھتا نہیں تو وہ خود برکت سے محروم ہے اور اس کی برکت کو دوسروں سے روکنے والا ہے اور وہ مُشک سے بھرے ہوئے اس برتن کی مانند ہے جس کا منہ مضبوطی سے بند کر دیا جائے پھر اس کی خوشبو کسی کو نہیں آتی۔

۷۷۔ و قال الذهبي في التلخيص: صحيح۔ المستدرك للحاكم، كتاب فضائل القران، أخبار في فضائل القران جملة برقم:۲۰۷۲، ۲/۲۵۲

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
''جس نے قرآن پڑھا گویا اس کے دونوں پہلوؤں کے درمیان
نبوّت مندرج کی گئی (نبی علیہ السلام کو عطا کردہ نعمت درج کی گئی)
سوائے اس کے کہ اس کو وحی نہیں کی جاتی (یعنی حافظ قرآن کو وحی نہیں
آتی مگر وہ شرف والی نعمت جو انبیاء کے ساتھ خاص ہے اس کے پاس
حفظ و قرأت قرآن کی وجہ سے ظاہراً موجود ہے اس میں فضیلت کی
طرف اشارہ ہے) تو قرآن کے علم حاصل کرنے والے کو یہ بات
مناسب نہیں کہ جِد (غصہ و شتم) کرنے والوں کے ساتھ غضبناک ہو
اور جاہلوں (فاسقوں) کے ساتھ فسق میں شامل ہو حالانکہ اس کے
جوف (دل) میں قرآن ہے''۔(۷۸)

الحديث العشرون

و عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:
"الصِّيَامُ، وَ الْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُوْلُ الصِّيَامُ: رَبِّ إِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ، وَ الشَّرَابَ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ۔ وَ يَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ، فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ۔ فَيُشَفَّعَانِ"
رواه أحمد (۷۹) و ابن أبي الدنيا في "كتاب الجوع" (۸۰)، و الطبراني في "الكبير"، و الحاكم (۸۱)، و اللّفظ له و قال:

۷۸۔ اس پر تو لازم ہے کہ وہ صالحین کے اخلاق سے متخلّق ہو اللہ عز وجل کی نافرمانی نہ کرے اور اپنے اخلاق کو خراب نہ کرے۔

۷۹۔ المسند للإمام أحمد: ۲/۱۷٤

۸۰۔ لم أعثر عليه في كتاب الجوع لإبن أبي الدنيا المطبوع في ضمن موسوعته

۸۱۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، أخبار في فضائل القران جملة، برقم: ۲۰۸۰، ۲/۲۵۵

صحيح على شرط مسلم (۸۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا
کہ ''روزہ اور قرآن دونوں بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ عرض
کرے گا کہ اے میرے ربّ! میں نے تیرے اس بندے کو دن میں
کھانے پینے سے روکے رکھا تو اس کے لئے میری شفاعت قبول فرما
اور قرآن کہے گا میں نے اس بندے کو رات میں نیند سے روکے رکھا
پس تو اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما تو وہ دونوں ہی بندے
کے لئے اللہ کی بارگاہ میں اس کی بخشش کا اذن طلب کریں گے۔

الحديث الحادي و العشرون

و عن أبي ذر رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ:
"إِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ۔ يعني القرآن۔ ظَهَرَ مِنْهُ"۔ رواه الحاكم (۸۳) و صحّحه (۸٤)، و رواه أبو داؤد في "مراسيله" (۸۵)

بے شک تم اللہ کا قُرب حاصل نہیں کر سکتے کسی شئے کے ذریعے مگر وہ
جو کہ افضل ہے ہر شئے سے اور نازل ہوئی ہے اسی کی طرف سے یعنی
قرآن مجید (جو اس سے ظاہر ہوا اپنے نبی علیہ السلام پر)''۔

۸۲۔ و قال الذهبي في التلخيص: على شرط مسلم

۸۳۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، أخبار في فضائل القران جملة، برقم: ۲۰۸۳، ۲/۲۵٦

۸٤۔ و قال الذهبي في التلخيص: صحيح

۸۵۔ المراسيل، كتاب الأدب، باب البدع (برقم: ۵۳٤) ص ۲٤۹

الحديث الثاني و العشرون

و عن أنس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ ﷺ: إِنَّ لِلّٰهِ أَهْلِيْنَ مِنَ النَّاسِ، قَالُوْا: مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: أَهْلُ الْقُرْآنِ هُمْ أَهْلُ اللّٰهِ وَ خَاصَّتُهُ" ۔ رواه النّسائی (٨٦) و ابن ماجة (٨٧) و الحاكم (٨٨) وصحّحه المنذری (٨٩)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہوتے ہیں، عرض کی اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ فرمایا: وہ قرآن (پڑھنے) والے ہیں اور اس کے خاص بندوں میں سے ہیں''۔

الحديث الثالث و العشرون

و عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالی عنهما قال: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ لَمْ يُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَ ذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ قَالَ: إِلَّا الَّذِيْنَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ۔ (٩٠)

٨٦۔ السنن الكبریٰ للنّسائی، كتاب فضائل القران، باب أهل القران، برقم:٨٠٣١، ١٧/٥

٨٧۔ سنن ابن ماجة المقدمة، باب فضل من تعلّم القران و علّمه، برقم:٢١٥، ١٣١/١۔
أيضاً سنن الدارمی، كتاب فضائل القران، باب فضل من قرأ القران، برقم:٣٣٢٦۔
أيضاً المسند للإمام أحمد:١٢٧/٣، ١٢٨، ٤٢٤

٨٨۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، أخبار فی فضائل القران جملة، برقم:٢٠٩٠، ٢٥٩/٢۔
و قال الذهبی فی التلخيص: روی من ثلاثة أوجه عن أنس هذا أجودها

٨٩۔ الترغيب و الترهيب، كتاب قرأة القران، الترغيب فی قرأة القران الخ، برقم:٢٦، ٢١٢/٢

٩٠۔ الجامع لشعب الإيمان، برقم:٢٤٥٠، ٢٣٤/٤، ٢٣٥

رواه الحاكم و قال: صحيح الإسناد (٩١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا ''جس شخص نے قرآن پڑھا وہ عمر کے رذیل ترین حصہ میں نہ لوٹایا جائے گا اور اس کی دلیل وہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِيْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ میں فرمایا کہ (اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمنوا سے مراد ہے کہ) ''سوائے ان کے جنہوں نے قرآن پڑھا''۔ (اللہ تعالیٰ ان کو تازگی سے شرف بخشے گا اور قوۃ و عقل کا کمال عطا فرمائے گا)۔

الحاديث الرابع و العشرون

و عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنها قال: قال رسول اللہ ﷺ: "أَشْرَافُ أُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ، وَ أَصْحَابُ اللَّيْلِ" ۔ رواه البيهقی فی "شعب الإيمان" (٩٢) و ابن أبی الدنيا (٩٣)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''میری اُمت کے مکرم ترین لوگ وہ ہیں جن کے سینوں میں قرآن ہے (یعنی حُفّاظِ قرآن و عاملینِ قرآن ہیں) اور راتوں کو (زندہ) کرنے والے (صلاۃ و ذکر و تلاوت و استغفار و آہ زاری کرنے والے اور یہ سعادت شرف عظیم ہے)''۔

الحديث الخامس و العشرون

و عن عبدالرحمن بن شبل الأنصاری رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه،

٩١۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، أخبار فی فضائل القران جملة، برقم:٢٠٩٠، ٢٥٩/٢، ووافقه الذهبی

٩٢۔ الجامع لشعب الإيمان، برقم:٢٤٤٧، ٢٣٣/٤، ٢٣٤، و برقم:٢٩٧٧، ٤٥٠/٤

٩٣۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٩٧/١٢، برقم:١٢٦٦٢

أن النبيّ ﷺ، قال: "اقْرَأُوا الْقُرْآنَ، وَ اعْمَلُوْا بِهِ، وَ لَا تَجْفُوْا عَنْهُ، وَ لَا تَغْلُوْا فِيْهِ، وَ لَا تَأْكُلُوْا بِهِ، وَ لَا تَسْتَكْثِرُوْا بِهِ"۔ رواه أحمد (۹٤)و أبو يعلى (۹٥) و الطبرانى و البيهقى (۹٦)

حضرت عبدالرحمٰن بن شبل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''قرآن مجید کی تلاوت کرو اور اس پر عمل پیرا ہو اور اس کی تلاوت کو پسِ پُشت نہ ڈالو (یعنی، اس کی تلاوت سے دُوری اختیار نہ کرو) اس میں نہ غُلو کرو (۹۷) اور نہ ہی اس کے ذریعے دنیا کا رزق لو اور نہ ہی اسے دنیاوی مال میں کثرت کا ذریعہ بناؤ''۔

الحديث السادس و العشرون

و عن عمران بن حُصين رضى الله تعالى عنه: "أنَّهُ مَرَّ عَلى قَارِىءٍ يَقْرَأُ، ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۹٤۔ المسند للإمام أحمد ٥/۲٤۹

۹٥۔ مسند أبى يعلىٰ، برقم:۱٥۱۸، ص۳٤۱

۹٦۔ الجامع لشعب الإيمان، التاسع عشر وهو باب فى تعظيم القران، فصل فى ترك قرأة فى المساجد و الأسواق ليعطى و ليتاكل به، برقم:۲۳۸۳، ٤/۱۹٤، ۱۹٥۔
أيضاً السنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الصلاة، باب وجوب تعلّم ما تجزى به الصلاة الخ، برقم:۲۲۷۰، ۲/۲۷
أيضاً السنن الصغير للبيهقى، كتاب فضائل القران، باب الترغيب فى تعلّم القران الخ، برقم:۹٥۰، ۱/۳۳۷۔
أيضاً المصنّف لعبد الرزاق، برقم:۱۹٤٤٤، ۱۰/۳۸۷

۹۷۔ غُلو نہ کرو یعنی حد سے تجاوز نہ کرو مراد یہ ہے کہ اپنی پوری کوشش اس کی تلاوت میں صرف نہ کر دو کہ تم اس طرح دوسری عبادات کو ترک کر دو اس سے جفا تقصیر ہے اور اس میں غلو تعمق ہے اور یہ دونوں شنیع ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُمور میں میانہ روی پسندیدہ ہے۔

ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ، فَلْيَسْأَلِ اللّٰهِ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ"۔ رواه الترمذى و قال: حديث حسن (۹۸)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک قاری قرآن کے پاس سے گزرے وہ قرآن کی تلاوت کر رہا تھا پھر اس نے (لوگوں کے سامنے) دستِ سوال دراز کیا تو آپ نے استرجاع کیا (یعنی اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا) (۹۹) پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سُنا ہے جو قرآن کریم پڑھے اور اُسے چاہیے کہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے سوال کرے (۱۰۰) کیونکہ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی جو اس کے ذریعے لوگوں سے سوال کریں گے۔

الحديث السابع و العشرون

و عن أبى هريرة رضى اللّٰه تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ" ۔ رواه البخارى (۱۰۱)

۹۸۔ جامع و سنن الترمذى، كتاب فضائل القران، باب (۲۰) برقم:۲۹۱۷، ٤/۲٥۔
أيضاً المسند للإمام أحمد:٤/٤۳۲، ٤۳۳

۹۹۔ یعنی قاری قرآن کو اس معصیت میں مبتلا دیکھ کر استرجاع کیا یا حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے اس بُری حالت کا مشاہدہ کیا اس وجہ سے آپ سے استرجاع کیا۔

۱۰۰۔ یعنی قرآن کریم کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اُمورِ دنیا اور اُمورِ آخرت میں سے جو چاہے طلب کرے یا مراد یہ ہے کہ قاری جب آیتِ رحمت تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور جب آیتِ عذاب تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگے۔

۱۰۱۔ صحيح البخارى، كتاب التوحيد باب (٤٤) برقم:۷٥۲۷، ٤/٤۸٤ من حديث أبى هريرة رضى الله عنه

و رواه أحمد (١٠٢) و أبو داؤد (١٠٣) و ابن حبان و الحاكم عن سعد (١٠٤)

قال جمهور العلماء: أى لم يحسن صوته، و قال بعضهم: لم يستغن به عن غيره (١٠٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوب خوش الحانی سے نہیں پڑھتا (یعنی بلند آواز سے نہیں پڑھتا کہ خوش الحانی دلوں کو بھاتی ہے)''۔(١٠٦)

١٠٢۔ المسند للإمام أحمد:١/١٧٢، ١٧٥، ١٧٩

١٠٣۔ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب استحباب الترتيل فى القراة، برقم:١٤٧١، ٢/١٠٦ من حديث أبي لبابة رفاعة بن عبد المنذر رضى الله عنه۔
أيضاً سنن ابن ماجة، كتاب فى إقامة الصلاة، باب حسن الصوت بالقران، برقم:١٣٣٧، ٢/١٤٦۔
أيضاً سنن الدارمي، كتاب الصلاة، باب التغنّي بالقران، برقم:٣٤٨٨، ٢/٣٤٥، من حديث سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه

١٠٤۔ المستدرك للحاكم كتاب فضائل القران، ذكر فضائل السُّور و آيٍ متفرقة برقم:٢١٣٧، ٢١٣٨، ٢/٢٨٠، و قال الذهبى فى التلخيص: صحيح و برقم:٢١٣٩، ٢١٤٠، ٢/٢٨١ عن سعد رضى الله عنه ٢١٤١، ٢١٤٢، ٢/٢٨١، ٢٨٢ عن ابن عباس رضى الله عنهما

١٠٥۔ و قال النووى: قال جمهور العلماء: معنى لم يَتَغَنَّ: لم يُحَسِّنَ صَوتَهُ (التبيان فى حملة القران، فصل فى استحباب تحسين الصوت بالقران، ص ٨٥)

١٠٦ اورحدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آوازوں سے قرآن کریم کو مُزیّن کرو''۔اس لئے علماء کرام نے فرمایا جو شخص تجوید و قرأت کے قوانین کے تابع ہو کر قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھے تو یہ جائز ہے اور جو قواعد کو خوش الحانی کے تابع کر کے پڑھے تو مکروہ ہے جیسے جہاں مد نہ ہو وہاں مد کے ساتھ پڑھے، جہاں مد ہو وہ مد نہ پڑھے یا غُنّہ کے طول و قصر میں قواعد

الحديث الثامن و العشرون

و عن بُرَيدة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "مَن قَرَأَ الْقُرآنَ يَتَأكَّلُ بِهِ النَّاسَ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ وَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ" ۔ رواه البيهقى (١٠٧)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس نے قرآن پڑھا تا کہ اس کے ذریعے لوگوں سے کھائے (یعنی اس کو حُکّام دنیا تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا) تو وہ شخص قیامت کے روز آئے گا اور اس کا چہرہ ہڈیوں سے پُر ہوگا جس پر گوشت نہ ہوگا''۔

الحديث التاسع و العشرون

و عن عائشة رضى الله تعالىٰ عنها، أنّه عليه الصّلاة و السّلام قال: "قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَ التَّكْبِيْرِ، وَ التَّسْبِيحُ (١٠٨) أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ، وَ الصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ" ۔(١٠٩) رواه الدار

کے خلاف پڑھے کما فی "التبیان للنووی" (فصل فی استحباب تحسين الصوت بالقران، ص ٨٥، ٨٦، ٨٧) و شرح صحيح مسلم للنووى (كتاب فضائل القران، باب استحباب تحسين الصوت بالقران)
جمہور علماء فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جو قرآن کریم کو اچھی آواز سے نہیں پڑھتا اور بعض علماء کرام فرماتے ہیں معنی یہ ہے کہ جو اس کے ذریعے اس کے غیر سے مستغنی نہیں ہوتا۔

١٠٧۔ الجامع لشعب الإيمان، التاسع عشر و هو باب فى تعظيم القران، فصل فى ترك قرآة القران فى المساجد و الأسواق ليعطى و ليستآكل به، برقم:٢٣٨٤، ٤/١٩٥، ١٩٦

١٠٨۔ و كلمة التسبيح غير موجودة فى المخطوطة

١٠٩۔ الجامع الصغير، حرف القاف، برقم:٦١١٢

قطني في "الإفراد"، و البيهقي في "شعب الإيمان"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن مجید کی تلاوت نماز میں کرنا غیر نماز میں تلاوت کرنے سے افضل ہے اور غیر نماز میں تلاوت کرنا تسبیح وتکبیر سے افضل ہے اور تسبیح کرنا صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ کرنا (نفلی) روزہ سے افضل ہے اور روزہ تو ڈھال ہے۔

الحديث الثلاثون

و عن أوس بن أبي أوس الثقفي مرفوعاً: "قِرَاءَةُ الرَّجُلِ الْقُرْآنَ فِيْ غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ، وَ قِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تَضَاعَفُ عَلى ذٰلِكَ إِلىٰ أَلْفَيْ دَرَجَةٍ"۔ رواه الطبراني (١١٠) و البيهقي (١١١)

حضرت اوس بن ابی اوس الثقفی سے مرفوعاً روایت ہے ''ایک آدمی کا بغیر مصحف میں نظر کئے قرآن پڑھنا ہزار درجہ اجر کا باعث ہے اور جبکہ مصحف میں دیکھ کر پڑھنا اس کے اجر کو دوگنا کرتا ہے یہاں تک کہ دو ہزار درجات تک پہنچ جاتا ہے'' (نظر کرنے کا ثواب، قرآن مجید کو اٹھانے، چھونے اور اس میں تفکر کرکے معانی کے استنباط کرنے وغیرہ کا ثواب جمع ہو جاتا ہے یا یہ کہ قرآن کریم کو دیکھنا ایک عبادت ہے اور اسے پڑھنا دوسری عبادت ہے)۔

١١٠۔ المعجم الكبير للطبراني، ٢١١/١، برقم:٦٠١

١١١۔ الجامع لشعب الإيمان، فصل في قرأة القران من المصحف، برقم:٢٠٢٦، ٥٠٧/٣

الحديث الحادي و الثلاثون

و عن ابن عمرو رضي الله عنهما مرفوعاً: "اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ، اقْرَأْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، اقْرَأْهُ فِيْ عَشْرٍ، اقْرَأْهُ فِيْ سَبْعٍ وَ لَا تَزِدْ عَلىٰ ذٰلِكَ"۔ رواه الشيخان (١١٢)، و أبو داؤد (١١٣)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے ''(قرآن پڑھنا ہے) تو ایک ماہ میں (پورا) پڑھو (اگر طاقت رکھتے ہو تو) بیس روز میں (یا) دس روز میں (یا) سات روز میں اور اس سے مت بڑھنا''۔(١١٤) (یعنی اس سے کم ایام میں مت پڑھو)۔

١١٢۔ صحيح البخاري، كتاب فضائل القران، باب قول المقرى "للقارى: حسبك" برقم:٥٠٥٣۔ و صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب النهي عن صوم الدهر لمن تضرر به الخ، برقم:٢٧٠٢/ ١٨٤ (١١٥٩)، ص ٥٢١

١١٣۔ سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في كم يقرأ القران، برقم:١٣٨٨، ٧٦/٢

١١٤۔ احادیث نبویہ علیہا التحیۃ والثناء میں سات روز سے کم پانچ روز کا بھی ذکر ہے جیسا کہ "الجامع لشعب الإيمان" (برقم:١٩٧٩، ٤٧٨/٣، ٤٧٩) میں ہے اور ایک روایت میں تین دن کا ذکر ہے جیسا کہ سنن أبي داؤد، (برقم:١٣٩١، ٧٧/٢) میں ہے، خود امام بخاری نے اسی حدیث شریف کے تحت لکھا ہے کہ بعض راویوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے تین دن کا ذکر کیا اور بعض نے پانچ کا اور اکثر رُوات نے سات دنوں کا ذکر کیا ہے۔اس کے تحت علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں کہ یہ ممانعت تحریمی نہیں ہے جیسا کہ ہر امر وجوب کے لئے نہیں ہوتا اور دوسری حدیث (برقم:٥٠٥٤) کے تحت لکھتے ہیں کہ یا یہ ممانعت تنزیہی ہے اور حضرت أبي بن کعب رضی اللہ عنہ آٹھ روز میں قرآن کریم ختم کرتے اور اسود چھ روز میں اور علقمہ پانچ روز میں اور ایک جماعت پورا قرآن ایک رات یا ایک رکعت میں ختم کیا اور یہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور بعض ایک رات میں تین بار قرآن ختم کرتے اسے ابوعبید نے ذکر کیا اور صاحب توضیح فرماتے ہیں، زیادہ سے زیادہ جو خبر ہمیں پہنچی وہ دن اور رات میں آٹھ بار قرآن کریم ختم کرتا ہے اور سُلمی نے کہا کہ میں نے ابوعثمان مغربی سے سنا کہ ابن الکاتب دن میں

چار بار اور رات میں چار بار قرآن کریم ختم فرماتے ۔(عمدۃ القاری، ۵۹۲/۱۳)
اور امام نووی شافعی لکھتے ہیں کہ اسلاف رضی اللہ عنہم کی اس بارے میں عادات مختلف تھیں، ابن ابی داؤد نے بعض اسلاف رضی اللہ عنہم سے روایت کیا کہ وہ ہر دو ماہ میں ایک بار قرآن کریم ختم فرماتے اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر ماہ ایک بار اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر دس راتوں میں ایک بار اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر آٹھ راتوں میں ایک بار اور اکثر سے مروی ہے کہ وہ ہر سات راتوں میں ایک بار اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر چھ راتوں میں ایک بار اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر پانچ راتوں میں ایک بار اور بعض سے مروی ہے کہ وہ ہر چار راتوں میں ایک بار اور کثیرین سے مروی ہے کہ وہ ہر تین دنوں میں اور بعض سے ہر دو راتوں میں اور کثیرین سے مروی ہے کہ وہ ہر دن اور رات میں ایک بار اور ان میں سے بعض تو وہ تھے جو ہر دن اور رات میں دو بار اور کوئی تو تین بار اور بعض نے تو آٹھ بار قرآن کریم ختم کیا، چار دن میں اور چار رات میں ۔
اور ان میں سے جو دن اور رات میں قرآن کریم ختم کرتے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، سعید بن جبیر، مجاہد، امام شافعی رحمہم اللہ اور دوسرے ہیں اور وہ جو تین بار قرآن ختم کرتے وہ سُلیم بن عتر ہیں جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مصر کے قاضی تھے، ابو بکر بن ابی داؤد نے روایت کیا کہ وہ ہر رات میں تین بار قرآن کریم ختم فرماتے اور ابو عمر کندی نے اپنی کتاب "قضاۃ مصر" روایت کیا ہے کہ وہ ہر رات چار بار قرآن کریم ختم فرماتے اور شیخ صالح ابو عبد الرحمٰن سُلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے سنا کہ (ابو علی حسین بن احمد) ابن الکاتب (متوفی ۳۴۰ھ) دن میں چار بار اور رات میں چار بار قرآن کریم ختم فرماتے اور یہ زیادہ سے زیادہ مقدار ہے جو ان رواۃ کے بارے میں ہمیں پہنچی ۔
اور سید جلیل احمد دورقی (بغدادی متوفی ۲۴۶ھ) نے اپنی سند کے ساتھ منصور بن زاذان (متوفی ۱۳۱ھ) عبادت گزار تابعین میں سے تھے، آپ ظہر اور عصر کے درمیان قرآن کریم ختم فرماتے اور آپ نے مغرب اور عشاء کے درمیان بھی قرآن کریم ختم کیا اور رمضان میں مغرب اور عشاء کے درمیان دو بار مکمل قرآن کریم ختم کیا اور کچھ زیادہ ۔
اور ابن ابی داؤد نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا کہ حضرت مجاہد رمضان میں ہر رات مغرب سے عشاء کے درمیان قرآن کریم ختم کرتے اور منصور سے مروی ہے کہ علی ازدی رمضان کی ہر رات مغرب اور عشاء کے درمیان قرآن کریم ختم کرتے ۔

الحديث الثاني و الثلاثون

و عن ابن عمرو رضى الله عنهما قال: قال رسول اللهﷺ: "إِقْرَإِ الْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَإِذَا لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَأُهُ" ۔ رواه الديلمى فى "مسند الفردوس" (۱۱۵)

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (کچھ فقہ کے حامل غیر فقیہ ہوتے ہیں جن کو ان کا علم فائدہ نہیں دیتا اور ان کا جہل نقصان دیتا ہے) تو قرآن پڑھ کر اس کے منع کردہ سے بچ پس جب تو اس کی نہی سے نہ بچا تو (گویا) تو نے قرآن کو نہیں پڑھا"۔(۱۱۶)

الحديث الثالث و الثلاثون

و عن بُرَيْدة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِالْحَزَنِ، فَإِنَّهُ نَزَلَ بِالْحَزَنِ" ۔ رواه أبو يعلى و الطبراني فى "الأوسط" (۱۱۷)، و أبو نعيم فى

اور وہ جنہوں نے ایک رکعت میں قرآن کریم ختم کیا وہ بے شمار ہیں اور متقدمین میں سے حضرت عثمان بن عفان، تمیم داری اور سعید بن جبیر رضی اللہ عنہم ہیں (التبيان للنووی، الباب الخامس فی آداب حامل القرآن، ص ۴۸، ۴۹، ۵۰)

۱۱۵۔ الجامع الصغير، حرف الهمزة، برقم:۱۳۳۳، ۲۸۷/۱

۱۱۶۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی طرف کلیۃً متوجہ نہیں ہوتا ظاہراً حسنِ تلاوت کے ذریعے اور باطناً قرآن کریم میں تدبر اور تفکر اور اس کے احکام پر عمل اور نواہی سے اجتناب کے ذریعے تو وہ حقیقت میں قرآن پڑھنے والا نہیں ہے۔

۱۱۷۔ المعجم الأوسط للطبراني، من اسمه إبراهيم، برقم:۲۹۰۲، ۱۶۶/۲۔ أيضاً مجمع الزوائد كتاب التفسير، باب القرآة بالحزن، برقم:۱۱۶۹۴، ۲۵۳/۷۔ أيضاً الجامع الصغير، برقم:۱۱۶۲

"الحلية"(١١٨)

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''قرآن مجید کو رِقّتِ قلبی (تامل) کے ساتھ تلاوت کرو کہ یہ (کفار کی طغیانی پر) غمگین خبریں لے کر نازل کیا گیا ہے''۔(١١٩)

١١٨۔ تقریب البغیة بترتیب أحادیث الحلیة، باب القرأة بالحزن، برقم:١١١٦، ١/٣٩٨، ٣٩٩
أیضاً فردوس الأخبار، باب الألف، برقم:٣١٢، ١/٦٦

١١٩۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قرآن مجید سناؤ، تو حضرت ابن مسعود نے عرض کیا میں (کیسے) آپکو قرآن سناؤں، حالانکہ آپ پر تو قرآن مجید نازل ہوا ہے، تو آپ نے فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی اور سے قرآن مجید سنوں، تو میں نے آپ کو سورۂ نساء کی ابتدائی آیات سنائیں جب میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر پہنچا ''اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ پیش کریں گے اور آپ کو ان تمام پر گواہ لائیں گے'' تو حضور ﷺ پر گریہ طاری ہوگیا الخ (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فصل استماع القران، برقم:١٨١٧/ ٢٤٨ (٨٠٠)، ص ٣٥٨)

اور حضرت سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قرآن مجید کی تلاوت کرو تو رو اور اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنالو (سنن ابن ماجة، برقم:١٣٣٧، ٢/١٤٦، الجامع لشعب الإیمان، برقم:١٩٦٠، ٣/٤٦٧)

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تم پر ایک سورت کی تلاوت کرتا ہوں تو جو رو دیا اس کے لئے جنت ہے اور جو رونے پر قادر نہ ہو وہ رونے جیسی صورت بنالے (شعب الإیمان، برقم:١٨٩٣، ١٨٩٤، ٣/٤١٢، ٤١٣)

اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو اپنے آنسوؤں پر ضبط نہ کر پاتے اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے علقمہ بن وقاص کہتے ہیں کہ میں آپ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کر رہا تھا کہ آپ نے سورۂ یوسف تلاوت فرمائی اور میں آخری صف میں تھا اور میں نے آپ کے رونے کی آواز سنی (شعب الإیمان، برقم:١٨٩٦) اور حضرت عبداللہ بن عروہ کی حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ تمام صحابہ کرام کی حالت یہی تھی جب قرآن مجید سنتے تو ان کے آنسو بہنے لگ جاتے جیسا کہ شعب الإیمان

الحدیث الرابع و الثلاثون

و عن جُنۡدُبَ رضی اللّٰه تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: "اقۡرَأُوا الۡقُرۡآنَ مَا ائۡتَلَفَتۡ عَلَیۡهِ قُلُوۡبُکُمۡ، فَإِذَا اخۡتَلَفۡتُمۡ فِیۡهِ فَقُوۡمُوۡا"۔ رواه أحمد (١٢٠) و الشیخان (١٢١) و النّسائی (١٢٢)

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

''قرآن مجید پڑھو جب تک تمہاری دل جمعی باقی رہے، پس جب

(برقم:١٩٠٠، ٣/٤١٧) میں ہے۔

اور ابو صالح سے مروی ہے یمن کے کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور قرآن کریم پڑھنے اور رونے لگے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اسی طرح تھے، یاد رہے کہ قرآن کریم رقّتِ قلبی کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں بہت جلد اثر کرتا ہے۔

اور امام غزالی فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی تلاوت اور سماعت کے وقت رونا مستحب ہے اور اس کیفیت کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل میں حُزن و ملال کو حاضر کرے اور غم سے رونا آتا ہے وہ اس طرح کہ قرآن کریم میں ذکر کردہ تہدید (ڈرانے)، وعید (عذاب کے وعدے)، و ثائق (عہد و پیمان) میں تأمل کرے پھر اپنی کوتاہی پر غور کرے، پھر اگر خواص کی طرح حُزن و بکاء (رونے) کی کیفیت حاصل نہ ہو تو اس کے حاصل نہ ہونے پر روئے کیونکہ یہ مصائب میں سے بڑی مصیبت ہے۔ ملخصاً (إحیاء العلوم، کتاب آداب تلاوة القران، الباب الثانی فی ظاهر آداب التلاوة، ١/٣٦٨)

١٢٠۔ المسند للإمام أحمد: ٤/٣١٥

١٢١۔ صحیح البخاری، کتاب فضائل القران، باب اقرؤا القران ماائتلفت علیه قلوبکم، برقم:٥٠٦٠، ٣/٣٦٠
و صحیح مسلم، کتاب العلم، باب النّهی عن اتباع متشابه القران الخ، برقم:٦٨٧١، ٣/٦٨٧٢، ٤/(٢٦٦٧)، ص ١٢٨٠۔
أیضاً فردوس الأخبار، باب الألف، برقم:٣١٤، ١/٦٦

١٢٢۔ السنن الکبریٰ للنّسائی، فضائل القران، باب ذکر الأختلاف، برقم:٨٠٩٧، ٥/٣٣

تمہارے دل مختلف فیہ ہو جائیں (حالانکہ زبان پڑھتی ہو) تو کھڑے ہو جاؤ (یعنی پڑھنا ترک کر دو جب تک دوبارہ دلجمعی قائم نہ ہو جائے)"۔(١٢٣)

الحديث الخامس و الثلاثون

و عن أبي أمامة رضي الله تعالىٰ عنه، عن النبي ﷺ: "اقْرَأُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى لَا يُعَذِّبُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْآنَ" ۔ رواه تمام(١٢٤)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں حضور علیہ السلام سے کہ "قرآن پڑھو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اُس دل پر عذاب نہیں فرمائے گا جس نے قرآن یاد کیا"(١٢٥) (اس میں تدبر کیا اور عمل کیا)

الحديث السادس و الثلاثون

و عن أنس رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: "الْقُرْآنُ غِنًى لَا فَقْرَ بَعْدَهُ، وَ لَا غِنًى دُوْنَهُ"۔ رواه أبو يعلى (١٢٦)

١٢٣۔ پھر کیا ہوگا زبان سے قرآن کریم پڑھ رہا ہوگا مگر دل قرآن کریم کی طرف متوجہ نہ ہوگا اسی لئے حکم ہے کہ ایسی صورت میں قرأت ترک کردے یہاں تک کہ دلجمعی حاصل ہو۔

١٢٤۔ أي أبو القاسم تمام بن محمد بن عبد الله بن جعفر بن عبد الله بن الجنيد (و ٣٠٠ھ، ت ٤١٤ھ) في "فوائده"، ٧٦/٤

١٢٥۔ اس کا مطلب ہے کہ جس نے قرآن کریم کو یاد کیا اور اس میں تدبر کیا اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کیا۔

سہل فرماتے ہیں اللہ عز وجل کی محبت کی علامت قرآن کریم سے محبت ہے اور قرآن کریم سے محبت کی علامت نبی ﷺ سے محبت ہے اور نبی ﷺ سے محبت کی علامت سنت ہے اور سنت سے محبت آخرت کی محبت ہے اور آخرت سے محبت کی علامت دنیا سے بغض ہے الخ۔

١٢٦۔ مسند أبي يعلى، مسند أنس بن مالك، برقم:٢٧٧٤/١٨، ص٥٦٩۔ أيضاً الجامع الصغير، حرف القاف، برقم:٦١٨٣، ٢٦١/٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "قرآن مجید (غیر کی محتاجی سے) ایسا بے پرواہ کرنے والا ہے کہ اس کے بعد کوئی فقر نہیں اور اس کے دولت مند کرنے والا ہے جس کے سوا کوئی دولت مندی نہیں"۔

الحديث السابع و الثلاثون

و عن عمر رضي الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله ﷺ: "الْقُرْآنُ أَلْفُ أَلْفِ حَرْفٍ وَ سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ أَلْفَ حَرْفٍ، فَمَنْ قَرَأَهُ صَابِرًا مُحْتَسِبًا كَانَ لَهُ بِكُلِّ حَرْفٍ زَوْجَةٌ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ"۔ رواه الطبراني في "الأوسط" (١٢٧)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے "قرآن مجید میں دس لاکھ حروف اور ستائیس ہزار حروف ہیں جو اس کی تلاوت صبر و ثواب کی نیت سے کرے اس کے لئے ہر حرف کے بدلے حُور عِین (بڑی آنکھوں والی حُور) ہے"۔

الحديث الثامن و الثلاثون

و عن رجل، عن النبي ﷺ قال: "الْقُرْآنُ هُوَ النُّوْرُ الْمُبِيْنُ، وَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ" ۔ (١٢٨) رواه البيهقي(١٢٩)

١٢٧۔ مجمع الزوائد كتاب التفسير، باب منه في فضل القران و من قرأه، برقم:١١٦٥٣، ٢٤٤/٧ وقال راوه الطبراني في "الأوسط"

١٢٨۔ الجامع الصغير، حرف القاف، برقم:٦١٨٦، ٢٦٢/٣

١٢٩۔ الجامع لشعب الإيمان، التاسع عشر وهو باب في تعظيم القران، فصل في تعلّم القران، برقم:١٧٨٩، ٣٣٦/٣

حضور علیہ السلام سے کسی شخص نے روایت کی کہ ''قرآن واضح نور ہے اور حکمت والا ذکر ہے اور راہِ مستقیم ہے''۔

الحديث التاسع و الثلاثون

و عن علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ، قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: "اَلْقُرْآنُ هُوَ الدَّوَاءُ" (۱۳۰)۔ رواہ القضاعی (۱۳۱)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ''قرآن مجید دواء ہے'' (ہر قسم کے امراضِ قلبیہ کے لئے شفاء ہے اس میں اور اعتقاداتِ فاسدہ اور شکوکِ قاتلہ وغیرہ کے لئے اسی طرح امراضِ بدنیہ کے لئے تعویذ وجھاڑ پھونک ہے، اور اس پر قرآن شاہد ہے ﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ﴾ الآیۃ) (۱۳۲)

الحديث الأربعون

و عن أنس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ أن رسول اللّٰہ ﷺ قال: "أَهْلُ الْقُرْآنِ عُرَفَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ"۔ (۱۳۳) رواہ الضیاء

۱۳۰۔ الجامع الصغیر، باب القاف، برقم:٦١٨٧، ٣/١٢٦٢ و قال رواہ السنجری فی الإبانة و القضاعی عن علی

۱۳۱۔ مُسند الشِّهاب للقضاعی، برقم:٢٨، ١/٥١ بلفظه و رواه ابن ماجة فی "سننه" فی كتاب الطِّب، باب (٢٨) الاستشفاء بالقران، برقم:٣٥٠١، ٤/١٣٠، و باب (٤١) الاستشفاء بالقران، برقم:٣٥٣٣، ٤/١٣٠ عن علیّ رضی الله عنه بلفظ "خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ"

۱۳۲۔ الاسراء:١٧/٨٢، ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا ہے

۱۳۳۔ نوادر الأصول، الأصل:١٢١ فی أن الروحانيين قراء أهل الجنة الخ، ١/٦١١ عن سهل بن ولد أبی موسیٰ الأشعری رضی الله عنه۔ أيضاً الجامع الصغير، حرف الهمزة، برقم:٢٧٦٧، ٢/٥٧٣

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قرآن (پڑھ کر اس پر عمل کرنے والے) جنت کے عرفاء ہیں'' (یعنی قائد و لیڈر ہیں کہ عریف امام کے ماتحت ہوتا ہے اور اس کا سلطنت میں کچھ عہدہ ضرور ہوتا ہے)۔

قال المصنّف رحمہ اللّٰہ تعالیٰ: "تم أحادیث الأربعین، و اللّٰہ حسبی و نعم المعین"

مصنّف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چالیس احادیث مکمل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ مجھے کافی ہے اور اچھا مددگار۔

مآخذ ومراجع

☆ **إحياء علوم الدين**، للإمام أبی حامد محمد بن محمد الغزالی، (ت ٥٠٥ ھ)، دار الخير بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٣ھ۔ ١٩٩٣م

☆ **الإحسان** بترتيب صحيح ابن حبان، للأمير علاء الدين علی بن بلبان الفارسی (ت٧٣٩ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٦م

☆ **أشعة اللمعات**، للإمام المحدّث عبد الحق بن سيف الدين الدهلوی (ت ١٠٥٢ھ)، مكتبہ نوريہ رضويہ، سكھر

☆ **تاريخ بغداد**، للإمام أبی أحمد بن علی الخطيب البغدادی (ت ٤٦٣ ھ) تحقيق: مصطفی عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧ھ۔ ١٩٩٧م

☆ **التبيان** فی آداب حملة القرآن، للإمام أبی زكريا يحيی بن شرف النووی الشافعی (ت٦٧٦ھ)، تحقيق بشير محمد عيون، دار البيان، دمشق، الطبعة الرابعة ١٤٢٦ھ۔ ٢٠٠٥م

☆ **الترغيب و الترهيب** من الحديث الشريف، للحافظ زكی الدين عبدالعظيم بن عبد القوی المنذری (ت٦٥٦ ھ)، تحقيق العلامة السيّد علی عاشور، دار إحياء التراث العربی، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٢ ھ۔ ٢٠٠١م

☆ **تقريب البغية** فی ترتيب أحاديث الحِلْية، للحافظ نور الدين علی بن أبی بكر الهيثمی (ت٨٠٧ ھ) و أتمّه الحافظ ابن حجر العسقلانی (ت٨٥٢ھ)، تحقيق محمد حسن محمد حسن إسماعيل، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠ھ۔ ١٩٩٩م

☆ **الجامع الصحيح هو السنن الترمذی**، للإمام أبی عيسی محمد بن عيسی (ت٢٧٩ھ)، تحقيق محمود محمد محمود حسن نصّار، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١ھ۔ ٢٠٠٠م

☆ **الجامع الصغير** من حديث البشير، للإمام جلال الدين أبی الفضل عبدالرحمن بن أبی بكر السيوطی (ت ٩١١ ھ)، تحقيق حمدی الدّمرداش محمد نزار مصطفی

الباز، مكة المكرمة، الطبعة الثانية ١٤٢٠ھ۔ ٢٠٠٠م

☆ **الجامع لشعب الإيمان**، للإمام أبی بكر أحمد بن الحسين البيهقی (ت٤٥٨ھ) تحقيق الدكتور عبد العلی عبدالحميد حامد، مكتبة الرشد الطبعة الأولى ١٤٢٠ ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ **حاشية السندی** علی السنن للنّسائی، للإمام أبی الحسن الكبير نور الدين محمد بن عبد الهادی الحنفی (ت١١٣٨ ھ) دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ **سنن ابن ماجة**، للإمام أبی عبدالله محمد بن يزيد القزوينی (ت٢٧٣ ھ) تحقيق محمود محمد محمود حسن نصّار، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٩ھ۔ ١٩٩٨م

☆ **سنن أبی داؤد**، للإمام أبی داؤد سليمان بن أشعث السجستانی (ت٢٧٥ ھ)، تحقيق عزت عبيد الدعّاس و عادل السيّد، دار ابن حزم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٨ھ۔ ١٩٩٧م

☆ **سنن الدارمی**، للإمام أبی عبدالله بن عبدالرحمن (ت٢٥٥ ھ) تخريج الشيخ محمد عبدالعزيز الخالدی، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧ ھ۔ ١٩٩٦م

☆ **السنن الصغير** للبيهقی، للإمام أبی بكر أحمد بن الحسين البيهقی (ت٤٥٨ ھ)، تحقيق الدكتور عبد المعطی أمين قلعجی، جامعة الدراسات الإسلامية كراتشی، الطبعة الأولى ١٤١٠ھ۔ ١٩٨٩م

☆ **السنن الكبری** للبيهقی، للإمام أبی بكر أحمد بن الحسين البيهقی (ت٤٥٨ ھ)، تحقيق محمد عبدالقادر عطا، دار الكتب العلمية بيروت، ١٤٢٠ ھ۔ ١٩٩٩م

☆ **السنن الكبریٰ** للنّسائی، للإمام أبی عبدالرحمٰن أحمد بن شعيب الخراسانی (ت٣٠٣ھ) تحقيق دكتور عبدالغفار سليمان البنداری و سيد كسروی حسن، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١١ھ۔ ١٩٩١م

☆ **سنن النّسائی**، للإمام أبی عبد الرحمن أحمد بن شعيب الخراسانی (ت٣٠٣ھ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٤ھ۔ ٢٠٠٣م

☆ **شرح صحيح مسلم** للنووی، للإمام أبی زكريا يحيی بن شرف الشافعی

(ت٦٧٦ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٠هـ ١٩٩٩م

☆ **صحيح البخاري** ، لـلإمـام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل الجعفي (ت٢٥٦ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ

☆ **صحيح مسلم** ، لـلإمـام أبي الحسين مسلم بن الحجاج القشيري (ت٢٦١ هـ)، دار الأرقم، بيروت

☆ **عمدة القاري** شرح صحيح البخاري، للإمام بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني الحنفي (ت٨٥٥هـ)، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٨هـ ١٩٩٨م

☆ **فردوس الأخبار** بـمـأثور الخطاب المخرّج على كتاب الشهاب ، للحافظ شيرويه بن شهردار بن شيرويه الديلمي، دار الفكر، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤١٨هـ ١٩٩٧م

☆ **فرهنگِ آصفیه** للمولوی السیّد أحمد الدهلوی، أردو سائنس بورڈ، لاهور

☆ **فوائد** تمام، للعلامة أبي القاسم تمام بن محمد (ت ٤١٤ هـ)، مكتبة الرشد الرياض ١٤١٨هـ

☆ **قاموس أطلس الحديث**، انجليزي، عربي، المكتبة الوطنية، الأردن

☆ **مـجمع الزوائد** و مـنبع الفوائد، لـلـحـافـظ نـور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (ت٨٠٧هـ)، تـحـقـيـق مـحـمـد عـبـدالقادر أحمد عطا، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٢٢هـ ٢٠٠١م

☆ **الـمـراسيل** مـع الأسانيد، لـلإمـام أبي داؤد بـن أشعث السجستاني (ت٢٧٥ هـ)، تـحـقـيـق الشيخ عـبـدالـعـزيـز عـز الـديـن السيراون، دار القلم، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ ١٩٨٦م

☆ **المستدرك** عـلى الصحيحين ، لـلإمـام أبي عـبـدالـلـه محمد بن عبدالله الحاكم النيشابوري (ت...... هـ) دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثانية ١٤٢٧هـ ٢٠٠٦م

☆ **المسند** للإمام أحمد بن حنبل (ت ٢٤٠ هـ)، المكتب الإسلامي، بيروت

☆ **مسند أبي يعلى** ، الإمـام أبي يعلى أحمد بن علي (ت٣٠٧هـ)، تحقيق الشيخ خليل بن مأمون شيحا، دار المعرفة، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ ٢٠٠٥م

☆ **مسندُ الشِّهاب** ، لـلـقـاضـي أبي عـبـدالله محمد بن سلامة القضاعي (ت٤٥٤ هـ)

تـحـقـيـق حـمـدي عـبـدالـمـجـيـد الـسـلـفـي، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة الأولىٰ ١٤٠٥هـ ١٩٨٥م

☆ **المصنّف** للإمام عبدالرزاق بن همام الصنعاني (ت٢١١ هـ) تحقيق أيمن نصر الدين الأزهري، دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ ٢٠٠٠م

☆ **الـمـصنّف** فـي الأحـاديـث و الآثار، لـلإمـام عـبـدالـلـه بـن محمد بن أبي شيبة (ت٢٣٥هـ)، دار الفكر، بيروت ١٤١٤هـ ١٩٩٤م

☆ **الـمـعـجـم الأوسط** لـلطبراني، الإمـام أبي الـقـاسـم سـلـيـمان بن أحمد اللّخمي (ت ٣٦٠ هـ)، تـحقيق محمد حسن بن حسن إسماعيل الشافعي، دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٠هـ ١٩٩١م

☆ **الـمـعـجـم الصغير** لـلطبراني، الإمـام أبي الـقـاسـم سـلـيـمـان بن أحمد اللّخمي (ت ٣٦٠ هـ)، دار الكتب العلمية، بيروت ١٤٠٣هـ ١٩٨٣م

☆ **الـمـعـجـم الكبير** لـلـطـبراني، الإمـام أبـي الـقـاسـم سـلـيـمـان بن أحمد اللّخمي (ت ٣٦٠ هـ)، تحقيق حمدي عبدالمجيد السلفي، دار أحياء التراث العربي، بيروت

☆ **موارد الظمآن** إلى زوائد ابن حبّان، لـلحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي (ت٨٠٧هـ)، تحقيق محمد عبدالرزاق حمزه، دار الكتب العلمية، بيروت

☆ **مـوسـوعة الإمـام ابن أبي الدنيا**، لـلإمـام أبـي بـكـر عـبـدالله بن محمد القرشي (ت٢٨١ هـ)، المكتبة العصرية، بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ ٢٠٠٦م

☆ **نوادر الأصول** فـي معرفة أحاديث الرسول، لـلإمام أبي عبدالله محمد الحكيم الترمـذي (مـن عـلـمـاء القرن الثالث الهجري) تحقيق الدكتور عبدالرحيم السايح و السيد الجميلي، دار الريان للتراث، القاهره، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ ١٨٩٨م